مدینۃ المسیح

۷-۸- ستمبر سمال ٹون ایکٹ کے متعلق ممبروں کا سرکاری طور پر زیر انتظام تحصیلدار صاحب بٹالہ انتخاب ہوا۔ مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ مولوی فضلدین صاحب بیرسٹر۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری۔ سید منظور علی شاہ صاحب۔ مرزا گل محمد صاحب۔ بلا مقابلہ مسلم حلقوں کی طرف سے منتخب ہوئے۔ مقابلہ صرف ہندو وارڈ میں سناتن دھرمیوں اور آریوں میں ہوا۔ جس میں کامیابی سناتنی اصحاب کو ہوئی۔ اور لالہ دولت رام صاحب بارہ ۱۲ ووٹوں کی زیادتی سے اس حلقہ کے ممبر منتخب ہوئے۔ اب ایک ممبر سرکاری طور پر نامزد کیا جائے گا ✦

مولوی شیخ عبد الرحمن صاحب ایم۔ اے نے ۹ ستمبر بعد نماز جمعہ انگریزی میں حقوق نسواں پر تقریر کی جس میں ثابت کیا۔ کہ اسلام نے عورتوں کے حقوق کی جس قدر حفاظت کی ہے اور کسی مذہب نے نہیں کی ✦

اطلاعات شملہ

۱- یکم ستمبر ۳ بجے کا وقت ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے ملاقات کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کو دیا تھا چنانچہ حضرت اقدس مع مفتی محمد صادق صاحب کے جو بحیثیت ترجمان ہمراہ گئے تھے۔ وئیسریگل لاج میں پہنچے۔ حضرت کے پہنچنے پر وائسرائے نے آگے بڑھ کر حضور سے ہاتھ ملایا۔ مزاج پرسی کے بعد تقریباً نصف گھنٹہ حضرت کے ساتھ موجودہ واقعات پر گفتگو کی اور فرمایا کہ آپ بھی کوشش فرمائیں کہ ہندو مسلمانوں میں صلح ہو جائے بہت تفصیلی گفتگو واقعات حاضرہ پر ہوتی رہی۔ کل ۳ ستمبر کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری وائسرائے مسٹر ایجرٹن کو حضرت نے چار کی دعوت دی۔ ایک گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو رہی

ذوالفقار علیخان

۲- حضرت اقدس کی صحت کے متعلق یکم تا ۵ ستمبر کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ حضور کی طبیعت ان ایام میں ناساز رہی۔ پیچش حرارت۔ متلی۔ سر درد۔ پاؤں میں کسی قدر تشنج کی تکلیف تھی۔ لیکن باوجود اس کے حضور دن رات اہم امور میں مصروف رہے ✦

۳- ۴ ستمبر ہندوستان کے چیدہ شاعروں کا مشاعرہ تھا۔ جس کے پریذیڈنٹ سر عبد القادر تھے۔ مسلمان ہندو۔ اور سکھ تمام قوموں کے شاعر شامل تھے۔ حضرت کو بھی دعوت آئی اور ہمراہیوں کے لئے کئی ایک خاص ٹکٹ آئے۔ یہ ٹکٹ سوائے مشہور اور معزز لوگوں کے کسی کو نہ دیئے گئے تھے۔ حضور مشاعرہ میں تشریف لے گئے اور تقریباً پانچ چھ گھنٹے تشریف فرما رہے میاں عبد الرحمن صاحب نے حضور کی نظم:-

ساغر حسن تو پُر ہے کوئی میخوار بھی ہو۔ خوش الحانی

سے پڑھی۔ لوگ نہایت محظوظ ہوئے۔ جناب خان ذوالفقار علیخان صاحب نے بھی دو نظمیں سنائیں جو موقعہ کے لئے مناسب تھیں ✦

حشمت اللہ

محضر نامہ کی تکمیل و ترسیل میں فوراً توجہ کریں

۲۱ ستمبر آخری موقعہ ہے

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الفضل مجریہ ۹ ستمبر میں محضر نامہ پر ۵ ستمبر تک دستخط کنندگان کی کل تعداد ۲۴۴۵۷۳ درج کرتے ہوئے میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ بقیہ تعداد ۲۱ ستمبر تک پوری ہو جانی چاہیئے۔ اس توسیع میعاد کی ضرورت مجھے پچھلی رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ ۲۱ ستمبر تک مطلوبہ تعداد بمشکل پوری ہو سکے گی۔ اور مجھے امید نہ تھی۔ کہ الفضل کی آئندہ اشاعت میں میں اس میزان میں کوئی معتدبہ ترقی دکھلا سکوں گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ آج ۹ ستمبر کے وصول شدہ محضر نامے درج رجسٹر ہو کر کل تعداد دستخط کنندگان کی ۳۲۵۰۹۵ تک پہنچ چکی ہے۔ یعنی صرف ان چار ایام میں ۸۰۵۲۲ کی زیادتی ہوئی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک

لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ کل تعداد میں سے علاقہ سرحد کے دستخط کنندگان کی تعداد صرف ۱۸۳۹۱ ہے۔ میں سرحدی اضلاع کے احمدی اور دیگر اسلامی بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ محضر نامہ کے مطبوعہ فارموں کو بغور ملاحظہ کر کے اپنے مطالبات پر غور کریں۔ اور پھر اس قلیل تعداد پر بھی۔ کیا آپ لوگوں کے مطالبات اس قسم کے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں یہ تعداد خوش کن کہلا سکتی ہو۔ اور پھر اور بھی تعجب کی بات ہے کہ سرحدی اضلاع کی اس مجموعی تعداد میں سے ۱۴۴۴۶ تو ضلع پشاور کے دستخط کنندگان کی ہے۔ اور باقی اضلاع ثلاثہ بنوں۔ کوہاٹ اور ہزارہ کی صرف ۳۹۴۵۔ پانچواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان بالکل خاموش ہے گویا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ضلع میں کلیتہً غیر مسلموں کی آبادی ہے حالانکہ یہ بات واقعہ کے بالکل خلاف ہے۔ اسی طرح پنجاب کے بعض اضلاع مثلاً ڈیرہ غازیخان۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ میانوالی۔ راولپنڈی۔ اٹک۔ جھنگ۔ کیمل پور وغیرہ میں مسلمانوں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ گویا ان اضلاع کو اسلامی اضلاع کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اضلاع بھی نسبتاً بہت پیچھے ہیں۔ جیسا کہ تفصیل سے ظاہر ہوگا۔ حالانکہ ان اضلاع کو دوسرے اضلاع سے پیش پیش ہونا چاہیئے تھا۔ صوبہ دہلی نے بلحاظ مسلم آبادی کے اس وقت تک کافی تعداد بہم نہیں پہنچائی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ انبالہ۔ رہتک۔ حصار۔ کرنال وغیرہ کے احباب کو فوراً توجہ چاہیئے۔ گذشتہ اشاعت میں بعض اضلاع کے ذمہ کچھ تعداد مقرر کر دی تھی۔ چاہیئے کہ اس مقررہ تعداد کو ہمت و کوشش سے جلد پورا کرنے کی فکر کی جائے۔ (اس اعلان میں میں جو تفصیل ضلع وار دینا چاہتا ہوں۔ احباب کو اسے بغور ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اس تفصیل سے نہ صرف یہ معلوم ہوگا۔ کہ کسی ضلع کے دستخط کنندگان کی تعداد کس قدر ہے۔ بلکہ بلحاظ ترتیب کے یہ بھی ظاہر ہوگا۔ کہ وہ ضلع بلحاظ اپنی ہمت و کوشش کے کس نمبر پر ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر ضلع کے احباب دوسرے اضلاع پر سبقت حاصل کرنے کی غرض سے ۲۱ ستمبر سے پہلے پہلے مطلوبہ تعداد سے زیادہ تعداد پوری کر دینگے۔ اور اس قسم کے حالات پیدا نہیں ہونے دینگے۔ جن کی وجہ سے ہمیں مزید توسیع میعاد کی ضرورت محسوس ہو سکے کیونکہ اب بالکل وقت نہیں رہا۔)

علاقہ پنجاب

ضلع	تعداد	ضلع	تعداد
(۱) گجرات	۳۰۳۵۰	(۱۸) میانوالی	۶۰۲۴
(۲) گورداسپور	۲۲۳۸۲	(۱۹) انبالہ	۵۴۳۱
(۳) سیالکوٹ	۲۵۰۴۵	(۲۰) ملتان	۵۰۴۵
(۴) لائلپور	۲۴۹۶۰	(۲۱) ڈیرہ غازیخان	۴۵۲۸
(۵) لاہور	۲۲۵۶۶	(۲۲) لدھیانہ	۳۸۳۵
(۶) فیروزپور	۲۰۷۹۷	(۲۳) جھنگ	۲۴۱۳
(۷) سرگودھا	۱۶۹۶۸	(۲۴) ریاست کشمیر جموں	۲۳۹۹
(۸) جہلم	۱۲۷۳۹	(۲۵) گوڑگانواں	۲۰۴۱
(۹) منٹگمری	۱۳۲۸۴	(۲۶) اٹک	۱۴۰۲
(۱۰) امرتسر	۱۱۲۴۲	(۲۷) کیمل پور	۱۱۷۴
(۱۱) دہلی	۹۸۴۱	(۲۸) کرنال	۸۴۵
(۱۲) ہوشیارپور	۹۷۶۹	(۲۹) رہتک	۸۴۱
(۱۳) گوجرانوالہ	۹۵۴۵	(۳۰) شملہ	۵۸۱
(۱۴) جالندھر	۹۵۰۵	(۳۱) ڈلہوزی چنبہ	۴۱۰
(۱۵) راولپنڈی	۹۰۰۵	(۳۲) حصار	۱۴۰
(۱۶) شیخوپورہ	۴۰۴۰	(۳۳) کوئٹہ بلوچستان	۵۷
(۱۷) ریاستہائے متفرق	۴۹۲۷	۔۔	۔۔

کل تعداد پنجاب ۳۰۶۷۰۴

علاقہ سرحد

ضلع	تعداد
(۱) پشاور	۱۴۴۴۶
(۲) ہزارہ	۲۵۶۵
(۳) بنوں	۱۰۸۶
(۴) کوہاٹ	۲۹۴
میزان سرحد	۱۸۳۹۱
؍؍ پنجاب	۳۰۶۷۰۴
کل میزان پنجاب و سرحد	۳۲۵۰۹۵

(چوہدری) فتح محمد سیال ایم۔ اے سکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا امتحان

خان صاحب منشی فرزند علی صاحب یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان جلد جلد مثلاً ہر سہ ماہی ہونا چاہیئے۔ اور صرف ایک کتاب کا امتحان علیحدہ علیحدہ ہو۔ اب جو طریق مروج ہے۔ کہ دو تین کتابیں نامزد کر کے امتحان سال بعد یا اس سے بھی زیادہ دیر سے لیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ تسلی بخش نہیں۔ چونکہ عرصہ لمبا ہوتا ہے۔ اس لئے دوست پہلے پہلے توجہ نہیں کرتے۔ اور چونکہ امتحان کی تاریخ زیادہ پہلے معلوم نہیں ہوتی۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ آخر کار جب اطلاع آتی ہے۔ تو عذر کر دیتے ہیں۔ کہ تیاری نہیں کی۔ اگر ایک کتاب کا امتحان ہر سہ ماہی تاریخ مقررہ پر ہوا کرے۔ تو سب کو فکر رہے۔ اور تیاری میں زیادہ کوشش کی جانے کی امید ہے۔

اس تجویز کو اخبار الفضل میں شائع کر کے احباب سے دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ کیا موجودہ طریق امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ قائم رکھا جائے۔ یا کہ جناب خان صاحب کا پیش کردہ طریق جاری کیا جائے۔ (محمد سرور شاہ ناظر تعلیم و تربیت)

افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی کے نہایت قابل اور نوجوان صاحبزادے [illegible] عبدالسلام صاحب ایم۔ اے کا ۲۴ اگست کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اس نہایت ہی دردناک حادثہ میں جناب ثاقب اور ان کے سارے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق بخشے۔

لجنہ اماء اللہ کا اعلان

میں تمام ان مرکزی اور بیرونی بہنوں کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اعلان کرتی ہوں۔ جنہوں نے گذشتہ سال اپنے کام سے یہ ثابت کر دیا تھا۔ کہ ہم اپنے ہاتھ کی کمائی سے اسلام کی خدمت سرانجام دے سکتی ہیں۔ یعنی سالانہ جلسہ کے لئے انہوں نے مختلف اشیاء اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے نمائش کے لئے ارسال کیں۔ ان بہنوں سے اور تمام وہ بہنیں جو پچھلے سال اس کار خیر میں شامل نہیں ہو سکیں۔ بڑے زور سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہوں۔ کہ وہ آنے والے جلسہ کی نمائش کو بہت پر رونق اور دلچسپ بنانے کی کوشش کریں۔ نئے نئے نمونے زیادہ محنت سے تیار کر کے ارسال کریں۔ تا صلہ تحسین حاصل کریں۔ اور چاہیئے کہ خواندہ بہنیں ایسی ناخواندہ بہنوں کو بھی یہ اعلان سنا دیں۔ جو دستکاری میں ہوشیار و ماہر ہوں۔

(قائم مقام سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

(دار الامان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۷ء

مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی تحریک

مسلمانوں کا باہمی انتشار اور انشقاق ان کے لئے کس قدر تباہ کن اور نقصان دہ ثابت ہوُا ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس کے متعلق کچھ لکھنا تحصیل حاصل ہے خداوند کریم نے اعتصام بحبل اللہ کا حکم دیکر ان کے لئے کامیابی کا وہ راستہ کھول دیا۔ کہ اگر مسلمان اس سے فائدہ اٹھاتے۔ تو آج ان کو یہ بُرا دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ایک فوج خواہ وہ تعداد میں کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ اس کے پاس سامانِ حرب کتنی ہی افراط میں کیوں نہ ہو۔ جب تک ایک واجب الاطاعت جرنیل کے ماتحت ہو کر نہ لڑے کبھی فتحیاب نہیں ہو سکتی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اس مسئلہ کو اہمیت دی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی سفر کے لئے جائیں تو ایک کو امیر تسلیم کیا جائے۔

حفاظت وصیانتِ اسلام کے لئے خدائے برتر و بزرگ نے سلسلۂ خلافت قائم کیا۔ مگر ہماری بدقسمتی اور شامت اعمال نے ہمیں اس کے برکات سے متمتع نہ ہونے دیا۔ اور مسلمانوں کی حالت بعینہٖ ایک ایسے بھیڑوں کے گلہ کی ہوگئی۔ جس کا نگران کوئی نہ ہو۔ نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ انسان نما بھیڑیوں نے نہایت بیدردی اور خونخواری سے حملہ کیا۔ اور شرافت و انسانیت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فرزندانِ توحید کو تیز دانتوں سے چیرنا پھاڑنا شروع کر دیا کفر اپنی پوری طاقت کے ساتھ حملہ آور ہوُا۔ تاکہ توحید کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ شیطان اپنی تمام ذریت کے ساتھ اسلام کی بربادی میں مشغول ہوُا۔ انشقاق اور نفاق کی وجہ سے اسلام سخت خطرہ میں پڑ گیا۔ اور دشمنوں نے چاروں طرف سے محصور کیا ہوُا تھا۔ مگر مسلمان اس خطرہ کے باوجود خانہ جنگی میں مشغول رہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کا وعدہ الٰہی سچ ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں کوئی منصف مزاج اسکی صداقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہماری آنکھوں کے سامنے یہ وعدہ پوری شان کے ساتھ پورا ہوُا۔

اسلام کی حالت ایک ایسے مریض کی تھی۔ جو دم توڑ رہا ہو۔ دشمنانِ اسلام خوش تھے۔ کہ ان کی کوششیں چند ہی دنوں میں بار آور ہوُا چاہتی ہیں۔ اور وہ مطمئن تھے کہ اسلام دنیا سے رخصت ہوُا چاہتا ہے۔ ہر طرف کفر و شرک کی گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ کہ یکایک رحمتِ پروردگار جوش میں آئی مسلمانوں کی دستگیری کے لئے ایک آسمانی ہاتھ نمودار ہوُا۔ آسمان سے ایک رسہ پھینکا گیا جسے دیکھ کر شیطان اور اسکی فوج بھاگتی ہوئی نظر آئی۔ اسلام کے تنِ مردہ میں از سرِ نو تازہ رُوح پھونکی گئی۔ اور کل تک جو اسلام کی موت کے شب و روز خواب دیکھ رہے تھے ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ گویا اس دست قدرت کا آنا۔ ؎

تیرا آنا اک قیامت تھا کہ مُردے جی اُٹھے
ہو گئے پامال سب فتنے تیری رفتار میں

کا مصداق ہوُا۔

اس کا ظہور اہلِ درد مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی عید کے چاند سے کم نہ تھا۔ ان کے دل سجدۂ الٰہی میں شکریہ کے جذبات سے متاثر ہو کر جُھک گئے۔ وہ دیوانہ وار اسکی طرف بڑھے۔ اور اپنے ہاتھ اس ہاتھ میں دیدیئے۔ مضبوطی کے ساتھ اس رسہ کو پکڑ لیا۔

محض اس جرم کی پاداش میں ان کو کسی غیر سے نہیں بلکہ اپنے بھائیوں کی طرف سے ہر طرح کی تکالیف دی گئیں۔ انکے بیوی بچے ان سے چھڑائے گئے۔ ان کو نجس اور ناپاک سمجھا گیا۔ انکی جائیدادیں تباہ کر دی گئیں۔ ان کو سنگسار کیا گیا۔ پانی تک پینے سے روک دیا گیا۔ ان کے گڑھے ہوئے مُردے قبروں سے نکال کر باہر پھینک دیئے گئے۔ قصہ کوتاہ کوئی ایسی تکلیف نہیں جو ان کو نہ دی گئی۔ کوئی ایسا ظلم نہیں جو ان پر روا نہ رکھا گیا۔ کوئی ایسا ستم نہیں جو ان پر نہ توڑا گیا۔ مگر انہوں نے اسلام کے مقابلہ میں کسی تکلیف کی پرواہ نہ کی۔ اور ان تمام باتوں کے باوجود وہ ثابت قدمی کے ساتھ اور ایک قابلِ رشک ثابت قدمی کے ساتھ اور عدیم النظیر اور فقید المثال استقلال کے ساتھ اس فرستادہ کی محبت میں مضبوط ہوتے گئے۔ اور اطاعت سے ان کو کوئی بڑی سے بڑی تکلیف بھی ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ کہ یہی ایک صحیح اور مضبوط رستہ تھا۔ جس پر چل کر وہ اپنے پیارے مذہب اپنے عزیز ترین آقا کی عزت کو قائم رکھ سکتے تھے۔

حق ہمیشہ غالب ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کسی بات کی صداقت کا ناقابلِ تردید ثبوت ہوتا ہے کہ دوست دشمن ایک نہ ایک دن اسکی معقولیت کے قائل ہو جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جس طریق پر قائم ہوئی وہ ایک ہاتھ پر جمع ہونا ہے۔ اور اس ہاتھ پر جمع ہونا ہے جو اس کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب کی مفصلہ ذیل تحریک جو انہوں نے اپنے اخبار میں شائع کی ہے اور جسے الجمعیۃ نے جو جمعیت العلماء کا آرگن ہے اپنے صفحات میں نقل کر کے اس کی پُرزور الفاظ میں تائید کی ہے۔ نہایت دلچسپی سے مطالعہ کی جائے گی۔ لکھتے ہیں:۔

"پیغمبر اسلام نے سارے مسلمانوں کو مرکز پر جمع کرنے کے لئے منصب امارت مقرر کیا ہے یعنی مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنا امیر کسی نہ کسی کو بنا کر اسکی اطاعت کیا کریں۔ پس سر دست مسلمانانِ پنجاب۔ سارے ہندوستان کے لئے ایک مثال قائم کرنے کو اتنا کام کریں۔ کہ خاص اشاعت اور حفاظت اسلام کے بارہ میں اس امیر کی اطاعت کرنیکی بیعت کریں۔ وہ امیر ایسا صاحب عقل سلیم اور ہمدرد ہو کہ وہ اپنے منصب کو خوب سمجھتا ہو۔ چند آدمی ماہرانِ شریعت اور واقفانِ قانون اس امیر کے ساتھ شریک کار رہیں۔ مگر حکم اسی امیر کا ہو۔ اس قسم کا امیر بننے کے لئے میرے نزدیک کسی بڑے عالم فاضل دیندار پر حصر نہیں۔ بلکہ بحکم برّاً کان او فاجراً عالم ہو یا بے علم۔ صرف لیاقت اور صحیح دماغ رکھتا ہو۔ ارکان اسلام سے اعضاء جسم کی طرح مختلف کام سپرد کرے۔ چاہے لاہور کے سر اصحاب میں سے کوئی ہو یا انبالہ کے سید غلام بھیک ہوں۔ یا پٹیالہ کے قاضی سلیمان یا امرتسر کے ڈاکٹر کچلو۔ یا لاہور کے مولوی حائری۔ میں نہایت خلوص اور دلی تپاک سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ ایسے امیر کی بیعت سب سے پہلے میں کرونگا۔" (بحوالہ ہمدم ۲۴ راگست)

یہ الفاظ ایک احمدی سے بڑھ کر کس کیلئے باعثِ خوشی

ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم نفسِ مضمون سے متعلق صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے۔ اور ایک جلیل القدر عہدہ کے لئے کسی موزون آدمی کی تلاش ہے۔ اس لئے اس میں نہایت حزم و احتیاط سے کام لیا جانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ چند یوم کے بعد ہی انتخاب مزید تشتت و افتراق کا موجب ہو جائے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ ایک تجربہ کار اور پرانا جرنیل ایک نئے افسر کی نسبت زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ ایک ایسے ایڈیٹر کی جگہ جو ۱۵ سال سے اخبار نویسی کر رہا ہو۔ اگر کسی نوآموز اور ناتجربہ کار شخص کو بٹھا دیا جائے۔ تو وہ خواہ کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو۔ اور اس کی معلومات کس قدر وسیع ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اس قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض ادا نہیں کر سکے گا۔ جو پرانے آدمی میں پائی جاتی ہے۔ بعینہ اسی طرح اشاعت و حفاظت اسلام کا کام ہے جس کے لئے ایک انسان کے ہاتھ پر جمع ہونا ضروری سمجھا گیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسے شخص کا انتخاب کریں۔ جس کا دن رات صبح و شام سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے غرضیکہ زندگی کی غرض و غایت ہی اشاعت اسلام ہو۔ اور جو عملی طور پر اس کا تجربہ رکھتا ہو۔ ورنہ کسی ایسے شخص کو منتخب کرنا جو آج سے پہلے اس کام کا تجربہ نہ رکھتا ہو۔ یقیناً مسلمانوں کے لئے مفید اور منفعت بخش نہیں ہو سکتا۔

دوسری شرط مولوی صاحب نے یہ پیش کی ہے۔ کہ وہ "صاحب عقلِ سلیم ہو۔ اور اپنے منصب کو سمجھتا ہو" اور "لیاقت اور صحیح دماغ رکھتا ہو"

ہم اس کے متعلق صرف اظہار حقیقت کے طور پر اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ مسلمانوں میں ایسا کون آدمی ہے جس کی پیروی کر کے مسلمان نقصان نہ اٹھا چکے ہوں۔ عدم تعاون کی تحریک ابھی کل کی بات ہے۔ غریب مسلمانوں نے اپنے رہنماؤں کی اقتدا میں کس قدر نقصان اٹھایا۔ ہجرت کے دن ابھی کسی کو نہیں بھولے۔ اور ان کے اثرات تو شاید صدیوں تک باقی رہیں۔ اسی طرح ملازمتوں سے علیحدگی۔ سرکاری تعلیم کا بائیکاٹ۔ پس اس تلخ تجربہ کے بعد پھر بھولی بھالی قوم کو ایسے لوگوں کے حوالے کر دینا ایک صریح ظلم ہے۔ اس لئے دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کس شخص کی رائے شروع سے آخر تک صائب ہی ہے۔ اور جو بات اس نے کسی تحریک کی ابتدا میں کہی۔ آخر کار وہی صحیح نکلی۔ اور جس کو اپنے اصول اور صحیح اصول سے بادِ مخالف کے تند جھونکے اور شور و شر کی تیز آندھیاں ایک انچ بھی نہ

ہلا سکی ہوں پس ضروری ہے۔ کہ انتخاب کے وقت کسی کے صائب الرائے ہونے کے متعلق پوری طرح غور و خوض کر لیا جائے۔ اور سب پچھلے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

ان الفاظ کے ساتھ ہم اس انسان کو پیش کرتے ہیں۔ جس کے ہاتھ پر جمع ہو کر مسلمان دینی اور دنیوی دونوں رنگ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور وہ حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ہیں۔ مطلوبہ صفات آپ کی ذات والا صفات میں موجود ہیں۔ اور حالات زمانہ ہمارے بیان کی تائید میں شاہد ناطق ہیں۔

ہندوؤں کے ہاں کی چیزیں کھانے والے غور سے پڑھیں

معزز معاصر شہاب راولپنڈی (۲۰ اگست) نے مفصلہ ذیل واقع بیان کیا ہے۔ وہ مسلمان جو ہندوؤں کے ہاں کی چیزیں کھانا چنداں معیوب نہیں سمجھتے۔ اسے غور سے مطالعہ کریں۔ اور پھر اپنے دل میں فیصلہ کریں۔ کہ آیندہ وہ اس بے غیرتی سے توبہ کر کے اپنے زر و مال اور سب سے بڑھ کر اپنی عزیز ترین متاع ایمان کی سلامتی چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔

"معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نیا محلہ (جس میں اکثریت مسلمانوں کی ہے) متصل مسجد میاں قطب الدین صاحب مرحوم ایک ہندو دوکاندار پوڑے وغیرہ بیچا کرتا تھا۔ جن میں گھی کی بجائے جھٹکہ کی چربی استعمال میں لاتا تھا۔ چند دن ہوئے ایک پولیس مین کی ہوشیاری کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جھٹکا کی دوکان پر چربی خریدنے جا رہا تھا۔ کہ پولیس مین بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ چربی خرید کر واپس آیا۔ اور پوڑے بنانے لگا۔ تو گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ عرصہ دراز سے جھٹکہ کی چربی سے پوڑے بنایا کرتا تھا"

یہ خطرناک واقعہ تو کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو گیا۔ نمعلوم اور کتنے ایسے ہی یا اس سے بڑھ کر نفرت انگیز واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ مگر مسلمان ہیں۔ کہ بغیر سوچے سمجھے بغیر دیکھے بھالے اپنے پسینہ کی کمائی ہندوؤں کی ایسی چیزیں خریدنے میں صرف کر رہے ہیں۔ کیا اب وہ اس حرکت سے باز رہینگے۔ جس سے نہ صرف ان کے اموال پر سخت نقصان رساں اثر پڑ رہا ہے۔ بلکہ ان کے مذہب پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ اسلام نے ہر ناپاک چیز کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس سے بچنے کی سخت تاکید کی ہے۔

"دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا"
"سراپا موم ہو یا سنگ ہو جا"

آریہ اخبار تیج (۱۳ اگست) رقمطراز ہے۔

"مقدمہ ورتمان کا فیصلہ الٰہ آباد ہائی کورٹ سے بعدالت جسٹس دلال صادر ہوا ہے۔ اس میں پنڈت کالیچرن شرما کو دو ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ بحال رکھا گیا ہے۔ اب پنڈت جی اس فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ آٹھ دس ہزار کا خرچ ہے۔ جس کی فراہمی کے لئے پنڈت جی نے آریہ جنتا سے اپیل کی ہے"

اس کے بعد (۲۱ اگست) کی اشاعت میں یہی اخبار آرین پبلسٹی بورڈ کے قیام کے مقاصد یوں بیان کرتا ہے۔

"یہ سبھا اس تمام لٹریچر کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ جو مذہبی نیتوں اور پیشواؤں کو جو ہندوؤں مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں کسی سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔ بدنام اور رسوا کرنے کے ارادہ سے شائع کیا جاوے۔

یہ سبھا اس قسم کی تمام کتابوں پمفلٹوں اور تحریروں کو زائل کرنے کی کوشش کریگی" اس سے متعلق ہم ہمعصر تیج سے صرف اتنا دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا یہ سبھا بھی اسی طریقے سے ایسی تحریروں کو زائل کرنے کی کوشش کریگی۔ جو طریق کالیچرن کی کتاب ورتمان کے متعلق اختیار کیا جا رہا ہے۔ اگر آریوں کو بدزبانی اور فحش کلامی سے نفرت ہوتی تو وہ راجپال۔ کالیچرن وغیرہ کیلئے نفرت اور حقارت کا اعلان کرتے نہ کہ ان کی گندی کتابوں کی ضبطی کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنے کی تحریک۔

آریوں کی نئی چال

یہ امر کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں کہ جماعت احمدیہ سے آریہ سماج کی روح کانپتی ہے۔ اور یہ وہ بخوبی سمجھ چکی ہے۔ کہ اپنی تمام مکاریوں اور عیاریوں کے باوجود جماعت احمدیہ کا مقابلہ اس کے لئے آسان نہیں۔ اس وجہ سے وہ اس بات کی کوشش کر رہی ہے۔ کہ عام مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرے اور جماعت احمدیہ کے خلاف انکو اشتعال دلائے۔ چنانچہ اپنی دیانتدری تہذیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ملاپ (۲۳ اگست) لکھتا ہے۔ ہم کئی دفعہ کہہ چکے ہیں۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی جو عام طور پر احمدی ملاؤں کے اثر کے نیچے ہیں وہ صلح پسند اور امن جو ہیں۔ شرارت صرف وہ لوگ کرتے ہیں۔ جن کے دلوں اور دماغوں پر احمدی بھوت سوار ہیں۔ ہمارا عام معصوم مسلمانوں سے کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہے بلکہ صرف شرارت پسند لوگوں کو راہ راست پر لانا ہے بعد تجربہ۔ وہ لوگ جو مسلمانوں کے آقائے نامدار کو بھی معصوم نہیں سمجھتے وہ اپنی مطلب براری کیلئے منافقانہ اور بزدلانہ طور پر عام مسلمانوں کو "معصوم" کا خطاب دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ امید ہے مسلمان ہندوؤں کی بھلائی کا کوئی طریقہ نہ نکلے گا

جماعت احمدیہ قادیان کی تبلیغی سرگرمیاں

مسلمانوں میں بیداری کے آثار

جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے جس انہماک اور درد دل کے ساتھ معروف کار ہے اس کے متعلق ذیل کی رپورٹیں ملاحظہ ہوں +

مفصلہ ذیل رپورٹوں سے جہاں ہماری جدوجہد پر روشنی پڑتی ہے - وہاں ناظرین آریوں کی کمینہ اور خطرناک چالوں کا بھی اندازہ کر سکتے ہیں - جو وہ مسلمانوں کی بربادی کے لئے کر رہے ہیں - چونکہ ان رپورٹوں سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ آریوں کے مقابلہ میں کس قدر قوت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے - اس لئے تمام مسلمانوں کو اشاعت و حفاظت اسلام کے کام میں جماعت احمدیہ کے ساتھ اشتراک عمل کر کے ہمدردی اسلام کا ثبوت دینا چاہیئے +

مولوی محمد حسین صاحب میدان ارتداد سے لکھتے ہیں - کہ آریوں نے فرخ آباد کے علاقہ میں پوری طاقت کے ساتھ دوبارہ حملہ کیا ہے - مگر افسوس ہے کہ سوائے احمدیوں کے کسی اسلامی جماعت کا کوئی آدمی وہاں نظر نہیں آتا - تاہم پوری تندہی کے ساتھ اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے - چنانچہ ہاتھی پور کی شدھی خدا کے فضل سے ناکام ہوئی - جس کے متعلق ناظرین گذشتہ پرچہ میں پڑھ چکے ہیں +

اسی طرح ڈاکٹر فضل کریم صاحب علاقہ آگرہ کے متعلق لکھتے ہیں - کہ آریہ جاتی چونکہ یہ سمجھ چکی ہے - کہ احمدیہ جماعت کے مقابلہ میں ان کی عیاریاں کارگر نہیں ہو سکتیں - اور اس جماعت کے ہوتے ہوئے ان کا دجل وہاں نہیں چل سکتا - اس لئے انہوں نے دوسرے اسلامی فرقوں کے ساتھ احمدیوں کے مقابلہ کے لئے مصنوعی اور عارضی تعاون کی کوششیں شروع کی ہیں - اور اس طرح سادہ لوح ملکانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں - افسوس ہے - کہ بعض مسلمان ان کے فریب میں آ رہے ہیں مسلمانوں کو اس کے متعلق محتاط رہنا چاہیئے +

منشی گلاب خان صاحب نے ضلع مین پوری میں مسلمانوں کو اپنی اقتصادی بے بسی کی طرف متوجہ کیا - اور اسلامی دکانوں سے خرید و فروخت کی تلقین کی - چنانچہ شہر مین پوری میں کئی ایک اسلامی دوکانیں کھل گئی ہیں +

ایک صاحب نے برما سے لکھا ہے کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے رسالہ آپ اسلام کے لئے کیا کر سکتے ہیں - کا برمی - گجراتی [illegible] زبان میں ترجمہ کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے لئے انہیں اجازت دیدی گئی ہے - اسی طرح ایک نوجوان حاجی عبدالواحد صاحب نصیر آبادی متعلم مدرسہ ضیاء العلوم کانپور نے رسالہ مذکور کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کی اجازت حاصل کی - جو شکریہ کے ساتھ دیدی گئی - آپ لکھتے ہیں - کہ اس زمانہ میں تعلیم سے زیادہ اہم کام اسلام کی مدد کرنا ہے - آپ ترقی اسلام کے ممبر بھی ہو گئے ہیں +

پرتاب پور ضلع جالندھر میں کئی ایک اسلامی دکانیں احمدیوں کی کوششوں سے کھولی گئیں - اسی طرح بالاکوٹ پاک پٹن - کبیر والہ اور بجواڑہ میں مسلمان تجارت کو ہاتھ میں لینے کے لئے کامیاب کوشش کر رہے ہیں +

گذشتہ ہفتہ میں مختلف علاقوں کے ۲۵ آدمی مشرف باسلام ہوئے - ایک مسلمان لڑکا جو عیسائی ہو گیا تھا - ایبٹ آباد میں مولوی عبدالاحد صاحب احمدی کے ہاتھ پر دوبارہ مسلمان ہوا - ایک عیسائی پادری کا لڑکا نوشہرہ چھاؤنی میں مسلمان ہوا - اور چوہدری ابوالقاسم جوٹیا (بنگال) کے ہاتھ پر ایک ہندو نے اسلام قبول کیا +

اچھوت اقوام میں تبلیغ کا سلسلہ کامیابی کے ساتھ جاری ہے

پاک پٹن ملک وال اور ہمیر پور میں مسلمانوں کی مشترکہ انجمنیں بن رہی ہیں - جو حفاظت و صیانت اسلام کا کام کریں گی

ٹپیالہ کے آریوں نے حکیم دلبر حسین صاحب کو محض ہماری تحریکات میں حصہ لینے کی وجہ سے بدنام کرنے کی غرض سے یہ مشہور کر دیا - کہ انہوں نے مسلمان دائیوں کو ہدایت کی ہے - کہ ہندو زچہ و بچہ دونوں کو زہر سے ہلاک کر دیا کریں - حتیٰ کہ ایک صراف نے اپنی زوجہ کی نوتیدگی پر مہاراجہ صاحب کو بھی اس کے متعلق لکھدیا - اس پر پٹیالہ گورنمنٹ نے خفیہ طور پر تفتیش کی - اور یہ محض آریوں کی شرارت ثابت ہوئی اس لئے ان کو کوتوالی میں بلا کر مسلمانوں کی موجودگی میں سخت ڈانٹ ڈپٹ بتائی گئی - تاہم ہندو دائیاں باہر سے بلائی جا رہی ہیں +

ایک صاحب دھاریوال کے متعلق لکھتے ہیں - کہ وہاں ہندوؤں نے یہ فیصلہ کیا ہے - کہ جو ہندو کسی مسلمان سے سودا لے اس کو پانچ روپے بطور تاوان دینا پڑیں گے - ہندوؤں نے محض اس واسطے کہ تمام قلعی گر مسلمان ہیں - برتن قلعی کرانے چھوڑ دئے ہیں - بھراج ضلع گورداسپور کے ہندو بھی ہر طرح سے مسلمانوں کو تنگ کر رہے ہیں - ادائیگی قرضہ کا فوری مطالبہ کر رہے ہیں - اور قید کی دھمکیاں دے رہے ہیں

دہلی میں حضرت اقدس کے اشتہارات چسپاں کئے جا رہے ہیں - اور نہایت پسند کئے گئے ہیں - کئی ایک حضرات ترقی اسلام کے ممبر بنے ہیں +

مولوی غلام احمد صاحب لکھتے ہیں - کہ انہوں نے میلہ کروڑ ضلع مظفر گڑھ میں شامل ہو کر معززین اور افسران موقع سے ملاقاتیں کیں - اشتہارات تقسیم کئے گئے - اور تین مختلف لیکچر دئے گئے - ایک لیکچر رات کے وقت تقریباً تین گھنٹہ تک ہوتا رہا - سامعین نے مسجد میں کھڑا کر کے ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کا عہد لیا گیا - مسلمانوں کو چھوت چھات کے متعلق سمجھایا گیا - چنانچہ فی الفور اس پر عمل ہوا - اور ہندو دکانداروں نے یا تو مسلمان ملازم رکھے - یا لگی لگائی دکانیں مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالیں - ہندو دکانداروں کا مشکل سے مال فروخت ہوا - غرضکہ بہت ہی کامیابی ہوئی - اور مسلمانوں نے آئندہ محتاط رہنے کا اقرار کیا - محضر نامہ پر بہت سے دستخط کرائے گئے +

اسوقت جماعت احمدیہ کے حسب ذیل مبلغین دورہ پر ہیں - مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع جھنگ میں مولوی غلام احمد صاحب ضلع مظفر گڑھ میں - مولوی شہزادہ صاحب سرائے نورنگ میں - مولوی ظہور حسین صاحب علاقہ کشمیر میں - اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سرحد میں -

اسوقت تک ۲۰۸ اصحاب ترقی اسلام کے ممبر بن چکے ہیں -

نور پور درکان ضلع شیخوپورہ کے مسلمانوں نے ایک عام جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمات ملی کا اعتراف کیا - اور آپ کی درازی عمر کے لئے دعا کی - حضور کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کیا +

مولوی عبداللہ صاحب جو آجکل علاقہ مالابار میں دورہ کر رہے ہیں مطلع کرتے ہیں - کہ آریوں نے وہاں اشدھی کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا ہے - اور چند ایک سکول بھی جاری کئے ہیں - تقریباً چالیس ہزار روپیہ وہاں کے لئے جمع کیا گیا ہے - کولکیم میں ایک بڑا بھاری جلسہ کیا گیا جس میں ریزدا قوم کے کئی خاندان آریہ ہو گئے - پال گھاٹ میں ایک یتیم خانہ کی عمارت کے لئے لاہور کے ایک آریہ نے پانچ ہزار روپیہ دیا ہے +

ایک صاحب لکھتے ہیں - کہ دو تین برس قبل بنارس سٹیٹ میں آریوں کا نام و نشان تک نہ تھا - مگر اس وقت وہاں ان کا بہت زور ہے - مسلمانوں کو ہر طرح بہکانے کی کوشش کر رہے ہیں - ایک رئیس نے اپنے ایک ملازم کو بند کر کے اور لالچ دیکر اشدھ کرنا چاہا - مگر وہ کسی بہانے سے باہر نکل آیا +

سمبھڑیال کے علاقہ سے اطلاع آئی ہے - کہ ایک محضر نامہ جس پر تقریباً ۲۵۰ دستخط تھے - ہندو پولیس سب انسپکٹر نے چھین لیا - اسی طرح ضلع ہوشیارپور سے بھی ایک سکھ

تھانیدار کے متعلق ایسی رپورٹ آئی ہے۔

اکبر علی صاحب احمدی تحصیل شکر گڑھ کے متعلق لکھتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی حالت نہایت خطرناک ہے۔ اور ان کے ارتداد کا خطرہ ہے۔ مسلمان غریب اور ہندو سکھ زور پر ہیں۔ انہوں نے مشترکہ فیصلہ کرکے ڈھنڈورہ پٹوایا ہے کہ کسی مسلمان کو کوئی چیز نہ دی جائے۔ حتیٰ کہ فقراء کو خیرات بھی نہ دی جائے۔ اور مار مار کر نکال دیا جائے۔

مولوی عبدالباسط صاحب بہار سے لکھتے ہیں کہ اس علاقہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت ہے۔ جسے گدی کہتے ہیں۔ ان کی آبادی تقریباً ۲۰-۲۵ ہزار ہے۔ مختلف جگہوں میں ہے۔ مگر ان کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ یہ لوگ ان پڑھ ہیں۔ اور مویشی وغیرہ پالتے ہیں۔ رسوم ہندوانہ ہیں۔ بلکہ بعض شادی کے موقع پر براہمن کو بلاکر نکاح کراتے ہیں۔ ان سے ہندو چھوت بھی ایسی نہیں کرتے۔ ۱۹۲۴ء میں انکو اشدھ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر کوئی نہیں ہوا۔ ضرورت ہے کہ تبلیغی انجمنیں اس طرف متوجہ ہوں۔

مرزا برکت علی صاحب عبادان پرشین گلف سے لکھتے ہیں کہ مبلغ دو صد روپیہ ایرانیوں سے ترقی اسلام کے لئے جمع کیا گیا۔ ہندوستانی دوستوں میں بھی تحریک شروع ہے۔ ایک صاحب نے پچاس روپے کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمانوں کیلئے چھوت چھات میں دس عظیم الشان فائدے!

مذہبی فوائد

اوّل:۔ غیرت مذہبی کا احساس۔ وہ قوم جو مسلم کے محبوب ترین آقا کو سب وشتم سے یاد کرنا اپنا شیوہ بنا رہی ہے۔ اس کی اس ناشائستہ حرکت پر اظہار نفرت کے لئے اس سے چھوت چھات کرنا مسلم کی مذہبی غیرت کی زندگی کا نشان ہوگا۔ اہلِ ہنود کا ایک جانور کو ذبح کرنے والوں سے سخت ترین چھوت چھات کرنا ہمارے لئے سبق آموز ہے۔

دوم توہینِ نبوی کی بندش۔ دھن کی دھن میں لگی ہوئی قوم کے لئے مسلمانوں کے چھوت چھات کرنے سے کم از کم سات کروڑ روپیہ سالانہ کا خسارہ یا جرمانہ ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے وہ خود ہی اپنے میں سے شنہ کیمپٹ لوگوں کو لگام چڑھا دیگی۔ اور مسلمانوں کو دوسروں کی اخلاقی یا قانونی مدد کا محتاج نہ ہونا پڑیگا۔ اس خسارہ کا احساس یقیناً ان کی شوخیوں میں کمی کا موجب ہوگا۔ جیسا کہ "کلیلہ و دمنہ" کے تھیلی والے چوہے سے تھیلی چھن جانے پر ہوا تھا۔

سوم نومسلموں کی ارتداد سے حفاظت۔ ملکانہ وغیرہ قوموں کو مسلمانوں کے چھوت چھات نہ کرنے کے باعث ذلیل قرار دیکر ملت بیضاء سے مرتد کیا گیا۔ اور کیا جارہا ہے۔ اگر مسلم قوم بھی اس مسئلہ کی پابندی کرے تو وہ اپنے بھائیوں کو ارتدادی لغزش سے بچا سکتی ہے۔

چہارم غیر مسلموں کے رستے سے ایک روک کا ازالہ۔ بہت سے تعلیم یافتہ غیر مسلموں کو اسلام میں آنے سے صرف چھوت چھوت کی آہنی زنجیر روکے ہوئے ہے۔ اگر مسلمان اپنے عمل سے اس زنجیر کو توڑ دیں تو بہت سے لوگ فوراً اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ ہاں یاد رہے کہ لوہے کو لوہا ہی کاٹ سکتا ہے۔

تمدنی فوائد

پنجم:۔ روپیہ کی حفاظت۔ چھوت چھات کے ذریعہ سے کروڑوں روپیہ مسلم قوم کا اپنے گھر میں ہی رہیگا۔ جو قومی ضروریات کے وقت جمع کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس وقت حالات پر قابو نہ پایا گیا۔ تو "تمدنی غلامی" ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے گلے کا ہار بن جائیگی۔ (خدانخواستہ)

ششم بے کاروں کیلئے روزگار۔ مسلم قوم بیکاری کا شکار ہو رہی ہے۔ اگر مسلمان "چھوت چھات" پر کاربند ہو جائیں تو ہزاروں مسلمانوں کے لئے ذرائع معاش پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور وہ تجارت کے ذریعہ اپنی روزی کما سکتے ہیں۔

ہفتم ارتداد سے بچانے کا ذریعہ:۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بہت سے لوگ بھوک کی برداشت نہ کر سکتے ہوئے ارتداد کی رَو میں بہ جاتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی مالی حالت اچھی ہو اور وہ اپنے ناداروں کو سنبھال سکیں تو ۹۹ فیصدی لوگ بچائے جاسکتے ہیں۔ مگر یہ باتیں آج بجز "چھوت چھات" کے اختیار کرنے کے حاصل نہیں ہو سکتیں۔

سیاسی فائدے

ہشتم قومی عزت ووقار کا تحفظ اغیار اور آئندہ نسلوں کی نظر میں مسلم قوم کی گراوٹ مخفی بات نہیں۔ اس سے بچاؤ کا واحد ذریعہ چھوت چھات کی پابندی ہے۔ تجربہ اس پر شاہد ہے۔

نہم قیام امن کا طریقہ:۔ بیدار اور حریت پسند مسلم اس انسانیت سوز سلوک کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور برادرانِ وطن میں سے بعض کے رویہ نے دونوں قوموں میں منافرت کی خلیج کو وسیع کر دیا ہے۔ خطرہ ہے۔ کہ معمولی سی بات بھی ان حالات میں بڑے فساد کا موجب بنجائے یا بلاوجہ ہی مسلم قوم کو کسی الزام میں دھر لیا جائے۔ اس لئے گورنمنٹ ہند اور مسلمانوں کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ مسلمان بھی چھوت چھات کریں۔

اخلاقی فائدے

دہم۔ غریب کی امداد مسلمان مفلس اور قلاش ہیں۔ محتاج کی امداد کرنا اخلاقی فرض ہے۔ اس لئے مسلمان "چھوت چھات" کے ذریعہ سے اگر اپنے نادار بھائیوں کی مدد کریں۔ تو وہ مستحق آفرین ہوں گے۔ اور اس سے قومی شیرازہ مضبوط ہوگا۔ گویا یہ "ہم خرما وہم ثواب" کا موقعہ ہے۔

نوٹ:۔ ہندو قوم کے اس تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلم قوم کے بہی خواہان سے التجا ہے۔ کہ وہ اقتصادی اصلاح کے لئے اس مسئلہ کی پوری پابندی کریں۔ اس کو بائیکاٹ سمجھنا خطرناک غلطی ہے۔ ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ ہندو قوم نے سینکڑوں سالوں سے ہمارا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

خاکسار:۔ ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری از لاہور

مسلمانوں کے خلاف ہنود کی خطرناک کارروائیاں

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

ریاست بھرت پور سے ملحق ایک علاقہ ہے جس میں آجکل بنیے ایک شرارت پھیلا رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ گائے کی قربانی کے بند کرنے کی سخت جد وجہد کر رہے ہیں چنانچہ ایک گاؤں۔ آگون تحصیل فیروز پور جھرکا جو کہ خالص مسلمانوں کا گاؤں ہے اور ارد گرد تمام علاقہ بھی مسلمان ہے صرف ایک بنیا ہے جس نے کہ گائے کی قربانی بند کروادی ہے۔ پہلے ڈپٹی کمشنر صاحب نے قربانی کا حکم دیدیا تھا۔ لیکن بعد میں اس بنئے نے مسٹر ٹیک چند کمشنر کے اپیل کرکے پچھلی عید سے حکماً قربانی بند کروادی ہے۔ اور اب وہ بنیا دوسرے دیہات (دمیریا باس۔ گوکل پور وغیرہ) میں جہاں جہاں اسکی رشتہ داری ہے۔ اسی بات کیلئے کوشش کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ چندہی روز ہوئے ہیں کہ قصبہ فیروز پور جھرکا تحصیل کے ہندو وکیلوں نے یونہی جھوٹی تار گورنر اور کمشنر کے پاس بھیجی جس میں تمام عملہ تحصیل کے خلاف رپورٹ کی تھی۔ کہ چونکہ سب عملہ مسلمان ہے اس لئے انہوں نے ہمارا ایک ہندو کے پاس بڑی بڑی بکرے ذبح کئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ جو تفتیش پر جھوٹی ثابت ہوئی۔ تار دینے والوں کو سزا دی گئی۔

حال ہی میں چند دنوں کا ذکر ہے کہ موضع اعتماد پور تحصیل بلب گڑھ میں ہندوؤں نے قریباً تین سو مسلمان ملکانے شدھ کئے ہیں۔ اس طرح سے آریہ قوم اس ضلع کی تحصیل پلول۔ بلب گڑھ۔ تحصیل گوڑگانواں تحصیل ریواڑی میں اندر ہی اندر اپنا جال پھیلا رکھا ہے۔

اس علاقہ میں آریہ سماج کا مرکز ریواڑی ہے۔ جو کہ مسٹر شادی لال صاحب چیف جسٹس کا وطن ہے۔ وہاں کے ہندو قریباً سب ہی آریہ ہیں۔ اور اس تحصیل کے بہت سے گاؤں بھی آریہ بن رہے ہیں۔ اس تحصیل میں ہندوؤں کی اہیر قوم آباد ہے۔ جو کہ زمینداری میں دوسری قوموں سے زیادہ ہوشیار سمجھی جاتی ہے۔ باقی صرف دو ہی تحصیلیں خالص مسلمانوں کی ہیں۔ فیروز پور جھرکا اور تحصیل نوح اور فیروز پور جھرکا ریاست بھرت پور سے ملحق ہے اور اس ریاست میں بھی ان مسلمانوں کے بھائی میو آباد ہیں۔ اور انکی آپس میں رشتہ داریاں بھی ہیں۔

نومسلموں اور نوآریوں کی حالت میں فرق

نومسلموں کو مسلمانوں میں سب حقوق حاصل ہیں

ذیل میں مہاشہ پریم چند صاحب کا مضمون جو انہوں نے ہمارے ایک نوٹ کے جواب میں لکھ کر بھیجا ہے۔ درج کرتے ہوئے اس امر کے متعلق جس کا انہوں نے جواب طلب کیا ہے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ایک نہیں دو نہیں متعدد ایسی مثالیں ہماری جماعت میں موجود ہیں۔ کہ نومسلموں سے محض انکی دینداری اور تقویٰ شعاری کے باعث معزز سے معزز مسلمانوں نے اپنی لڑکیاں بیاہ دیں۔ ابھی تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے ایک آریہ نوجوان۔ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے ذریعہ مسلمان ہؤا۔ اور جب اس نے چند ہی دنوں میں اپنی سعادتمندی اور اخلاص شعاری کا ثبوت دیا۔ تو جناب شیخ صاحب موصوف نے اسے اپنی فرزندی میں ہی لے لیا۔ اسی طرح خود جناب شیخ صاحب بھی نومسلم ہیں۔ جن کی جماعت احمدیہ میں ہی پہلی دفعہ شادی ہوئی۔ اور جب ان کی اہلیہ صاحبہ فوت ہوگئیں تو دوسری شادی بھی ایک معزز اور آسودہ حال احمدی کے ہاں ہوئی ÷

یہ تو نومسلموں سے رشتہ کرنیکی متعدد مثالوں میں سے صرف دو کا ذکر ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ نومسلموں کی لڑکیاں معزز مسلمانوں کے ساتھ بیاہی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک نومسلم شیخ عبدالرحیم صاحب سابق سردار جگت سنگھ ہیں۔ جن کے مسلمان ہونے کے بعد انکی شادی مغلوں کے ایک معزز اور مشہور خاندان میں ہوئی۔ پھر انکی اولاد میں سے ایک لڑکی کی شادی جناب "خان صاحب" منشی فرزند علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ قلعہ راولپنڈی کے ساتھ۔ اور دوسری لڑکی کی شادی جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل کے ساتھ ہوئی۔ یہ دونوں اصحاب جماعت احمدیہ کے سربرآوردہ ارکان میں سے ہیں۔ شیخ صاحب کے لڑکے کا رشتہ چوہدری مولاداد صاحب جنرل انسپکٹر کی لڑکی سے ہؤا۔ وہ بھی مخلص احمدی ہیں۔ اسی طرح ہمارے ایک اور معزز نومسلم بھائی عبدالرحمن صاحب ہیں۔ ان کی شادی بھی اپنی جماعت کے ایک مخلص شخص کی لڑکی سے ہوئی۔ اور پھر ان کی اولاد کی شادیاں مخلص احمدیوں کے ہاں ہوئی ہیں ÷

غرض ہماری جماعت اپنے عمل سے اس بات کا پورا پورا ثبوت دے رہی ہے کہ اسلام نے جو مساوات قائم کی ہے اور جو معیار شرافت۔ دینداری و پرہیزگاری قرار دیا ہے یہ نہایت ہی قابل قدر اصل ہے۔ اور ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کے پاس مساوات کا فرضی اور نمائشی اصول نہیں۔ بلکہ حقیقی اور قابل عمل اصل ہے۔ اور ہماری جماعت اسکی پوری پوری عامل ہے ÷

معلوم ہوتا ہے مہاشہ جی نے اپنی اور اپنے دوسرے آریوں کی حالت کے متعلق جو خود انہی کے الفاظ میں یہ ہے "نوآریوں کی حالت نہایت عبرتناک اور غیر تسلی بخش ہے" "نوآریوں کے بہت سے حقوق ابھی تک انکو نہیں ملے۔ اور انکی حالت نہایت رنجدہ اور قابل رحم ہے۔" یہ کہکر اپنے دل کو تسلی دینی چاہی کہ:-

"نومسلموں کی حالت بھی نوآریوں سے کسی صورت میں بھی بہتر نہیں۔" "نومسلم اور نوآریہ ایک ہی سطح پر ہیں۔" لیکن ہم نے انکے مطالبہ پر نومسلموں سے جماعت احمدیہ میں سلوک کے متعلق جو مثالیں پیش کی ہیں۔ ان سے واضح ہو رہا ہے کہ نومسلموں اور نوآریوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نوآریوں کی تو اسوقت تک وہی عبرتناک حالت ہے۔ جس کا ذکر خود مہاشہ جی نے کیا ہے اور وہ ابھی تک یہی رونا رو رہے ہیں ÷

"سناتنی ہندو تو ایک طرف رہے۔ جنم کے آریوں نے بھی ہمیں ابھی تک مساوی حقوق نہیں دئے۔ اور نہ سردست دینے کے لئے تیار ہیں" ÷

مگر ہماری جماعت کے کسی نومسلم کو کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی یہ خیال نہیں پیدا ہؤا۔ کہ کسی رنگ اور کسی پہلو سے بھی اسے پشتینی مسلمانوں کے مقابلہ میں مساوی حقوق حاصل نہیں۔ کیونکہ ہر طریق اور ہر لحاظ سے ہر ایک نومسلم کے وہی حقوق سمجھے جاتے ہیں جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں ÷

مہاشہ صاحب کو یہ تو اعتراف ہے جیسا کہ انکے مضمون سے ظاہر ہے کہ اسلام میں مساوات کا اصل موجود ہے۔ اور اسلام سب کو خواہ کوئی نیا مسلمان ہو یا پرانا۔ ایک سے حقوق دیتا ہے۔ مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ اس مساوات کو کسی جگہ عملی جامہ نہیں پہنایا جاتا۔ ہم انہیں آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نہایت کھلے دل کے ساتھ اسے عملی جامہ پہنا رہی ہے اور نومسلموں کو مکمل حقوق دینے کی بیسیوں مثالیں پیش کیجا سکتی ہیں ÷

واقعات کی بنا پر مہاشے جی کے مطالبہ کا جواب دینے کے بعد ہم پھر انہیں اس طرف توجہ دلائینگے کہ کیا اسلام کے مقابلہ میں ویدک دھرم کو انہوں نے اسی لئے قبول کیا ہے کہ نہ ویدک دھرم نوآریوں سے مساوی سلوک کی اجازت دیتا ہے اور نہ اسوقت تک آریہ اسکے لئے تیار ہیں۔ جو مذہب تمام انسانوں کو انسانیت میں ہی مساوی نہیں سمجھتا۔ اور آریوں کو محض آریوں کے گھر پیدا ہونے کی وجہ سے نوآریوں سے افضل اور اعلیٰ قرار دیتا ہے۔ اس سے آخرت کے متعلق بھلائی کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ مہاشہ صاحب کا مضمون حسب ذیل ہے:

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔

"الفضل" کے ماہواری ایڈیشن کا صفحہ ۲۷ کالم ۳ والا نوٹ پیش نظر ہے۔ سب سے اوّل میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اس اہم ترین معاملہ پر اظہار خیال فرماتے ہوئے مجھ حقیر کو مخاطب کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپنے اس معاملہ پر اچھی طرح سے غور نہیں کیا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ آریوں کی حالت عبرتناک اور غیر تسلی بخش ہے۔ سناتنی ہندو تو ایک طرف رہے۔ جنم کے آریوں نے بھی ہمیں ابھی تک مساوی حقوق نہیں دیئے اور نہ سردست دینے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ میں آپکو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں آریہ سماج مدت سے سرتوڑ اور مسلسل کوشش کر رہا ہے اور ان کوششوں کے نتائج نہایت حوصلہ افزا ہیں گو وہ نوآریوں کی تکالیف میں نمایاں طور پر کوئی کمی نہیں کرسکے ÷

آپنے نوآریوں کو ویدک دھرم اور آریوں کا یہ نقص بتلاتے ہوئے ذرا مسلمانوں کیطرف نہ دیکھا۔ صرف عقائد اور اصولوں سے کام نہیں چل سکتا جبتک انکو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ میرا اپنا خیال ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کو میرے اس خیال سے اتفاق ہوگا۔ کہ نومسلموں کی حالت بھی نوآریوں سے کسی صورت میں بھی بہتر نہیں۔ اسوقت آریہ سماجی حلقوں میں نوآریوں کے لئے صرف بیٹی کا سوال باقی رہ گیا ہے جسکو حل کرنیکی آریہ اور نوآریہ دونوں کوشش کر رہے ہیں مگر اس لحاظ سے نومسلم اور نوآریہ ایک ہی سطح پر ہیں۔ آپ اور مسلمانوں سے قطع نظر کرکے صرف احمدی بھائیوں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جواب دیں کہ اگر ایک شریف قابل نجیب الطرفین اور معزز آریہ یا نوآریہ محض اسلام کی خوبیوں سے متاثر ہو کر مسلمان (احمدی) ہوجائے تو آپ لوگ اسکی حیثیت کے موافق اسکے رشتہ کا بندوبست کرسکتے ہیں؟ میرے خیال میں اگر آپ کافی سوچ بچار کے بعد اس سوال کا جواب دینگے تو وہ یقیناً نفی میں ہوگا۔ جب عملی طور پر آپکی یہ حالت ہے تو پھر آپ آریوں پر کیوں اعتراض کرتے ہیں؟ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ نوآریوں کے بہت سے حقوق ابھی تک انکو نہیں ملے اور انکی حالت نہایت رنجدہ اور قابل رحم ہے لیکن اگر اصولوں سے قطع نظر کرکے عملی حالت کو دیکھا جائے تو نومسلموں کی قسمت بھی ہم سے بہتر نہیں۔ آج اس بیسویں صدی میں صرف اصولوں سے کام نہیں چلتا۔ بیشک اسلام کے پاس مساوات کا فرضی اور نمائشی اصول موجود ہے لیکن عملی حالت آریہ سماج سے بھی بدتر ہے۔ شاید آپ

بہائی مذہب کے چند الہامی مُعمّے

کیا حضرت داؤد حضرت موسٰی سے پہلے گذرے ہیں؟

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

:(۵):

سورۃ البقرہ رکوع ۱۵ اور ۱۶ میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وفات پانے کے بہت زمانہ بعد اس وقت ہوئے ہیں جب بنی اسرائیل مصائب میں مُبتلا تھے۔ اور غیر ملکی حکومت نے اُن کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ اور بنی اسرائیل پر رحم فرما کر خدا تعالےٰ نے طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر فرمایا۔ اور حضرت داؤد علیہ السّلام نے طالوت کے لشکر میں شامل ہو کر بنی اسرائیل کے دشمن جالوت کو قتل کیا۔ بائیبل میں یہ سارے واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق کہ وہ حضرت موسٰے علیہ السلام کے بعد ہوئے ہیں قرآن مجید اور کتب سابقہ کا بکلّی اتفاق ہے۔ مگر میں نے جب بہائی فرقہ کے مزعومہ مہدی مرزا علی محمد صاحب باب کی کتاب بیان فارسی واحد (۳) باب (۳) کا یہ فقرہ پڑھا "ہماں بودہ بعینہ کتاب الف[1] و تا[2] و زا[3] اِلے اِن ینتھی الے کتاب آدم" تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ وہ داؤد علیہ السلام کو حضرت موسٰے علیہ السّلام سے پہلے سمجھتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید سے شروع کر کے اوپر کی طرف جاتے ہوئے باب صاحب نے پہلے انجیل کا ذکر کیا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ پھر تورات کا ذکر کیا ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اور پھر زبور کا ذکر کیا ہے۔ جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ یہانتک کہ آدم علیہ السلام کی کتاب پر اس سلسلہ کتب کو ختم کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ سب کتب ایک ہی ہیں۔ اس کے بعد میں نے مسٹر براؤن پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی (انگلستان) کے خلاصہ بیان فارسی کو سنا تو وہاں بھی یہی امر مذکور تھا۔ میں اس تلاش میں تھا کہ مرزا علی محمد صاحب باب کی کوئی اور تصریح مجھے ملجائے تو ان کا یہ کلام مجھے مل گیا۔ جو درج ذیل ہے۔

"لَمَّا اَظْهَرَ اللّٰهُ دَاوُدَ غَرَسَ مَاشَاءَ فِي الزَّبُوْرِ فَاِذْ قَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ مُوْسٰے لِيَاخُذَنَّ ثَمَرَاتِ مَا غَرَسَ دَاوُدُ وَاِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِمُوْسٰى فَاُولٰئِكَ ثَمَرَاتُ مَا اَثْمَرَتْ اَشْجَارُ الزَّبُوْرِ اِنْ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" کہ جب خدا نے داؤد کو ظاہر کیا تو داؤد نے زبور میں وہ درخت لگائے جو خدا نے چاہے۔ داؤد کے بعد خدا نے موسٰے کو ظاہر کیا۔ تاکہ وہ داؤد کے لگائے ہوئے درختوں کا پھل حاصل کرے۔ جو لوگ حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے اگر تم جانو تو وہ حضرت داؤد کی کتاب زبور کا پھل تھے

ایک اور حوالہ مرزا علی محمد صاحب باب کا یہ ملا۔ "اِنَّ دَاوُدَ قَدْ اَنْ رَعَ فِيْ اَيَّامِ ظُهُوْرِهٖ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الزَّبُوْرِ حَتّٰى اَثْمَرَتْ تِلْكَ الْاَنْفُسُ فِيْ ظُهُوْرِ مُوْسٰے كُلٌّ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ" کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے زمانہ ظہور میں اس بیج کو بویا جو خدا نے زبور میں ان پر نازل کیا۔ یہانتک کہ حضرت موسٰے کے ظہور کے وقت اس بوئے ہوئے بیج کے پھل وہ لوگ تھے جو حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے۔

ان دونوں حوالوں میں جناب علی محمد صاحب باب نے کھلے طور پر یہ بیان کیا ہے۔ کہ حضرت داؤدؑ اور ان کی کتاب زبور حضرت موسیٰؑ اور ان کی کتاب تورات سے پہلے تھے۔ اور حضرت داؤدؑ نے جو بیج زبور کے ذریعہ دلوں میں بویا تھا۔ اس کا پھل وہ لوگ تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں انپر ایمان لائے۔

جناب باب نے اپنی ایک اور کتاب دلائل سبع میں جس کا دوسرا نام ادلّہ سبع بھی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے۔ "نظر کن در امتِ داؤد پانصد سال در زبور تربیت شدہ اند تا بکمال رسیدہ اند کہ موسٰے ظاہر شد قلیلے بودہ اند کہ ایمان آوردہ اند اگر یقین مینمودہ اند کہ موسیٰ ہماں پیغمبرے است کہ داؤد خبر دادہ چگونہ کافر شدہ اند"۔ کہ اے میرے نہ ماننے والو تم حضرت داؤدؑ کی امت کے حال پر نظر کرو۔ زبور کے زمانہ میں انہوں نے پانچسو سال تربیت پائی جب وہ کمال کو پہنچے تو حضرت موسٰے ظاہر ہوئے لیکن حضرت داؤد کی امت کے تھوڑے لوگ تھے۔ جو حضرت موسٰے پر ایمان لائے۔ اگر وہ یقین کرتے کہ موسٰے وہی پیغمبر ہیں۔ جن کی خبر حضرت داؤد نے دی تھی۔ تو وہ حضرت موسٰے کا انکار کس طرح کر سکتے تھے۔

غرض جناب علی محمد صاحب باب کی کتاب بیان اور دلائل سبع کا یہ متفقہ بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت موسٰے علیہ السلام سے پہلے گذرے ہیں۔ اور دلائل سبع کے حوالہ میں انہوں نے یہ بھی بیان کر دیا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ سے پانسو برس پہلے حضرت داؤدؑ ہوئے تھے۔

بہائی فرقہ سے اب یہ سوال ہے۔ کہ کیا ان کے نزدیک جناب علی محمد صاحب باب کا یہ بیان درست ہے۔ اور قرآن مجید و کتب سابقہ میں حضرت موسٰے اور حضرت داؤد کے تقدم و تاخر کے متعلق جو کچھ بیان ہوا ہے۔ وہ غلط ہے۔ یا جو کچھ حضرت موسٰے کے بعد حضرت داؤد کے ہونے کے متعلق قرآن مجید اور کتب سابقہ میں بیان ہوا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ اور جناب علی محمد صاحب باب کا یہ بیان غلط ہے کہ حضرت داؤد حضرت موسٰے سے پانسو سال پہلے ہو گذرے ہیں۔ مگر میرے نزدیک بہائیوں کے لئے یہ دونوں باتیں مشکل ہیں۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ جناب علی محمد صاحب نے غلطی کی ہے۔ تو ایسا کہنے سے مرزا حسین علی صاحب بہاءاللہ مانع ہیں۔ کیونکہ وہ کتاب فردوس کے صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں۔

"چند کرہ اہل بیان سوال نمودہ اند کہ حضرت داؤد صاحب زبور بعد از حضرت کلیم علیہ بہاء اللہ الابھی بودہ ولکن نقطۂ اولےٰ روح ماسواہ فداہ آنحضرت را قبل از موسیٰ ذکر فرمودہ و ایں نقرہ مخالف کتب و ماعند الرسل است قلنا اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَعْتَرِضْ عَلٰى مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ بِالْعِصْمَةِ الْكُبْرٰى وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلْيَا سزاوار عباد آنکہ مشرق امر الٰہی را تصدیق نمائند در آنچہ از او ظاہر شود"

اس عبارت میں جناب بہاءاللہ صاحب نے بتایا ہے۔ کہ پیروانِ کتاب بیان کی طرف سے کئی مرتبہ یہ سوال ہو چکا ہے۔ کہ حضرت داؤدؑ جن پر کتاب زبور نازل ہوئی تھی وہ تو حضرت موسٰے کے بعد ہوئے ہیں۔ لیکن نقطۂ اولےٰ (باب) حضرت داؤدؑ کو حضرت موسٰے سے پہلے بتاتے ہیں۔ اور نقطۂ اولیٰ (باب) کا یہ بیان تمام کتابوں اور رسولوں کے بیان کے بالکل مخالف ہے۔ جناب بہاءاللہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسے معترضین کو کہا کہ خدا سے ڈرو۔ اور اس شخص پر اعتراض نہ کرو۔ جس کو خدا نے عصمت کبرےٰ اور اپنے اسماءِ حُسنیٰ اور صفات عُلیا کے ساتھ مزین کیا ہے۔ بندوں کے لائق یہی امر ہے کہ جو کچھ مشرق امر الٰہی (جناب علی محمد صاحب باب) سے ظاہر ہوا ہے۔ اس کی تصدیق کریں۔

اب جس شخص کی نسبت جناب بہاءاللہ صاحب یہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ وہ عصمتِ کبریٰ کا مالک ہے۔ اور عصمت کبریٰ کی بابت جناب بہاءاللہ اپنے رسالہ "عصمت کبریٰ" صفحہ ۲۲ میں یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ

اَلْعِصْمَةُ الْكُبْرٰى لِمَنْ كَانَ مَقَامُهٗ مُقَدَّسًا عَنِ الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاهِيْ وَمُنَزَّهًا عَنِ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ اِنَّهٗ نُوْرٌ لَا تَعْقُبُهُ الظُّلْمَةُ وَصَوَابٌ لَا يَعْتَرِيْهِ الْخَطَاءُ لَوْ يَحْكُمُ عَلَى الْمَاءِ حُكْمَ الْخَمْرِ وَعَلَى السَّمَاءِ حُكْمَ الْاَرْضِ

---

[1] کتاب الف (انجیل)، تا (تورات)، زا (زبور)۔ منہ

وَعَلَى النُّوْرِ حُكْمُ النَّارِ حَقٌّ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّعْتَرِضَ عَلَيْهِ أَوْ يَقُوْلَ لِمَ وَبِمَ" کہ عصمت کبریٰ اس کے لئے مخصوص ہے جس کا یہ رتبہ ہے کہ وہ اوامر اور نواہی سے پاک ہے۔ اور بھول اور چوک سے مبّرا ہے۔ وہ ایک نور ہے۔ جس کے پیچھے تاریکی نہیں۔ اور وہ عین ثواب ہے جس کے اوپر خطا کاری نہیں۔ وہ اگر پانی پر شراب کا حکم لگائے اور آسمان پر زمین کا حکم اور نور پر نار کا حکم تو بلاشبہ اس کا یہ حکم لگانا بالکل درست ہے۔ کسی کا حق نہیں ہے کہ اس پر اعتراض کرے یا اس سے پوچھے کہ تو نے یہ کیوں کیا۔ اور کس لئے کیا۔ تو ایسی حالت میں جناب بہاء اللہ صاحب پر ایمان رکھتے ہوئے جناب علی محمد صاحب باب کی نسبت کوئی بہائی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہوں نے حضرت داؤد کا زمانہ حضرت موسیٰ سے پہلے قرار دینے میں غلطی کی ہے۔ اور اگر ایسا کہیں تو باب کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور اگر بہائی یہ کہیں کہ جناب علی محمد صاحب باب نے تو جو کچھ کہا ہے وہ درست کہا ہے۔ لیکن قرآن مجید اور کتب سابقہ میں جو حضرت داؤد کا زمانہ حضرت موسیٰ کے بعد قرار دیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ تو ایسا کہنے میں بھی بہائیوں کے لئے مشکلات ہیں۔ لیکن ان مشکلات کا ذکر ہم اس جگہ غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اور انتظار کرتے ہیں کہ بہائی اس معمہ کو کس طرح حل کرتے ہیں +

معاونین جرائد سلسلہ
الفضل

خانصاحب فرزند علیخان صاحب ہیڈ اسسٹنٹ راولپنڈی ۲ خریدار۔ عبد الغفور صاحب پوسٹ ماسٹر چارسدہ ۲ خریدار۔ سید زمان شاہ صاحب شلتوان بکوال ۲ خریدار۔ محمد اسمٰعیل صاحب جہلم ایک خریدار۔ محمد اکرم خان صاحب نمبردار چھور ایک۔ مولوی رسول بخش صاحب کرنال ایک۔ خدا بخش صاحب مالو کے ایک۔ محمد اکرم خان صاحب چارسدہ ایک۔ ڈاکٹر محمد رمضان خان صاحب نوشہرہ ایک۔ سید محمد عبد الحمید صاحب منصوری ایک۔ راجہ علی محمد خان صاحب میانوالی ایک۔ محمد حسن صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر دت پور ایک۔ سید علی احمد صاحب دخترک قادیان ایک۔ عابد شریف صاحب شموگہ ایک۔ سید محمد علی شاہ صاحب

مصباح

[illegible] نہایت قابل شکریہ ہیں۔ کہ ایسے علاقہ سے جہاں تعلیم [illegible] ہماری تحریک خاص کے خریدار بھجوائے۔ مولانا نے [illegible] یہ رسالہ جیسا دوسرے مبلغین و علماء کیلئے قابل توجہ ہے۔ [illegible] محمد اکرم خانصاحب نمبردار چھور ایک۔ بابو گلاب خان صاحب پوسٹ ماسٹر پنشنر کیمل پور ایک۔

ستیارتھ پرکاش میں گرونانک جی مہاراج کی توہین

(از سید فضل الرحمٰن صاحب۔ کوہ منصوری)

(*)

آج کل آریہ اخبارات نے اخبار لائٹ (لاہور) مورخہ ۱۶ راگست کے پرچہ کے خلاف ایک بے ہنگم اُدھم مچا رکھا ہے قبل اس کے کہ میں اس کے متعلق کوئی رائے زنی کروں۔ ان آریوں کی ہمدردانہ روش کے راز کو طشت ازبام کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو وہ سکھوں سے ظاہر کر رہے ہیں۔ اخبار لائٹ" کا کوئی مضمون فی الواقعہ ایسا شائع ہوا ہے جو سکھوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ تو اس کے متعلق سکھ صاحبان اپنے طور پر جلسہ کر کے پروٹسٹ کر سکتے ہیں۔ آریوں کا سکھوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کے خلاف جلسے کرنا اور شور مچانا ضرور خاص معنی رکھتا ہے عجیب بات ہے "لائٹ" کا گرو گوبند سنگھ کو باغی کہدینا تو اس قدر مستوجب سزا سمجھا گیا کہ جلسے کر کے مسلمانوں کے خلاف سکھوں کو ابھارا جاتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے گرو گوبند سنگھ جی کے بھی گرو حضرت بابا نانک جیسی مقدس ہستی کو جب آریوں کے گرو پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں توہین آمیز اور دل دکھانے والے لفظوں سے یاد کریں۔ تو "ہمدرد آریہ" گونگے بنے رہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں (کہ جس میں دنیا کا کوئی بزرگ نبی پیغمبر اوتار اور رشی منی سخت سب و شتم اور دلآزار حملوں سے نہیں بچا) بابا نانک صاحب کو کہیں جاہل قرار دیا ہے۔ اور کہیں خود پسند۔ ایک جگہ جناب بابا صاحب کو فریبی کی حیثیت میں ظاہر کیا ہے۔ تو دوسری جگہ گنوار کہیں گرو گرنتھ صاحب کو کہانی کہکر اس کی توہین کی ہے۔ کیا آریہ بتا سکتے ہیں۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے بھی کہیں اپنے گرنتھ میں کسی بزرگ کو برا کہا ہے؟ ایسے بے لاگ اور صوفی منش بزرگ ہستی کی توہین کرنا کیا کسی شریف آدمی کا کام ہو سکتا ہے؟

بات دراصل یہ ہے کہ آریہ سکھوں کو محض اپنے ذاتی اغراض کے حاصل کرنے کی خاطر مسلمانوں کے برخلاف اکسا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ اگر ہندوؤں کی اس نمائشی ہمدردی میں کچھ بھی حقیقت ہے۔ تو ان کی شرافت و انسانیت کا یہ تقاضا ہونا چاہئیے کہ فوراً ہندوستان میں جا بجا جلسے کر کے پنڈت دیانند صاحب کے خلاف ملامت کا ووٹ پاس کریں۔ ور سکھوں کے جذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو نکال دیں جس میں سکھوں کے مقدس اور واجب الاحترام گرو نانک جی مہاراج کی نہایت کمینہ اور سوفیانہ طریق پر تضحیک و تذلیل کی گئی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

ستیارتھ پرکاش باب ۱۱:۔ حضرت گرو نانک جی کی شان میں پنڈت دیانند لکھتے ہیں۔ کہ ان کا "مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی۔ ہاں زبان اس ملک کی کہ جوگاؤں کی ہے۔ اس کو جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے...... چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں۔ لیکن بغیر پڑھے کیسے آسکتی ہے۔ ہاں ان گنواروں کے سامنے کہ جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرت بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے۔ یہ بات اپنی بڑائی اور عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ ان کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی ...... اگر جاہلوں کا نام سنت ہے تو وہ بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے ہیں"۔

سکھ قوم کے یہاں جس جگہ گرو نانک جی مہاراج کی شادی کے بیان میں دولت و ثروت کا ذکر ہے۔ اس کے متعلق پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "بھلا یہ گیوڑے نہیں تو اور کیا ہیں"! ذرا "گیوڑے" کا شائستہ لفظ ملاحظہ ہو! بالآخر اسی ستیارتھ پرکاش میں سکھوں کی قومیت پر شہوت پرستی اور تکبر کا بدنما داغ ان الفاظ میں لگایا ہے "ان سب نے (یعنی سکھوں نے) کھانے پینے کا بکھیڑا بہت سا ہٹا دیا ہے۔ جیسے اس کو ہٹایا ویسے شہوت پرستی اور تکبر کو بھی ہٹا کر ویدمت کی ترقی کریں۔ تو بہت اچھی بات ہے"۔

۲۸ راگست ۱۹۲۷ء کو لاہور میں لالہ جمنا داس وکیل نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مہرشی دیانند نے نہایت نیک نیتی سے اور بنی نوع انسان کی بہترائی کے لئے ستیارتھ پرکاش میں دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی کی ہے"۔ اس سراسر "نیک نیتی" اور مفروضہ "بنی نوع انسان کی بہترائی" کے عرق میں ڈوبی ہوئی "نکتہ چینی" کے چند ایک نمونے حوالہ جات مندرجہ بالا میں ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں۔

دراصل جس منحوس دن سے ان آریوں کی سوسائٹی نے ہندوستان کی سرزمین میں جنم لیا ہے۔ اسی دن سے ملک کا امن برباد ہو رہا ہے۔ اور ہر طرف فساد کی آگ مشتعل ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے تمام بانیان مذاہب اور خدا کے پیاروں کی سخت ہتک کی جاتی ہے۔ اور کروڑہا بندگان خدا کے دل انہوں نے زخمی کئے ہیں +

الخطبہ،

میرے ایک دوست کے لئے جو احمدی نوجوان مولوی فاضل ہیں۔ اور جنہوں نے تبلیغ اسلام کیلئے زندگی بھی وقف کی ہوئی ہے۔ نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ ساٹھ روپیہ ماہوار کے علاوہ اور بھی آمد کا ذریعہ ہے۔ دس مرلہ زمین سکنی قادیان میں خریدی ہوئی ہے۔ جہاں مکان بنانے اور مستقل رہائش کا ارادہ ہے۔ دینی تعلیم یافتہ۔ نوعمر۔ متحمل مزاج کفایت شعار رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ملک عزیز محمد بی اے ایل ایل بی پلیڈر۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ پنجاب

تاریخ راجگان ہند،

موسوم بہ

وقائع راجستان

یہ کتاب نہیں بلکہ کشور ہندوستان کیلئے ایک آئینہ جہاں نما ہے۔ اس میں جملہ ہنود و اقوام و ملل خصوصاً سرزمین ہند کی سرمایہ ناز بہادر قوم راجپوت اور انکی مختلف شاخوں کا مفصل و مستند بیان از ابتدا تا انتہا موجود ہے یہ ایک نگارخانہ ہے جسمیں ان غیر قوموں کی جیتی جاگتی اور سچی تصویریں نظر آتی ہیں جو اقلیم ہند میں بیرونجات سے آئیں اصلی باشندگان ہند کو مغلوب کرکے اقطاع ملک پر قابض ہوئیں۔ اور ہندوستان ہی میں رہکر "ہندو" کہلانے لگیں یہ ایک رقعہ ہے جس میں مسلمانوں کی آمد انکے اقبال و زوال کی کیفیت اور ان کی سلطنت کے سقوط کا مفصل حال درج ہے۔ یہ ایک آئینہ ہے۔ جسمیں رزم و بزم۔ جدال و قتال۔ روایات و رسوم۔ تاریخی و جغرافیائی حالات وغیرہ وغیرہ تا زمانہ حال بیان کئے گئے ہیں۔ الغرض یہ کہ یہ ضخیم کتاب ایک نادر الوجود اور بیش بہا البم ہے۔

کرنیل ٹاڈ اور دیگر مورخین

کی غلط بیانیوں کی فاضل و محقق مولف نے نہایت شرح و بسط اور دلائل قاطعہ سے اصلاح و تردید فرمائی۔ اس بینظیر کتاب کا ماخذ

ریاست عالیہ راجپوتانہ کا بیش بہا کتبخانہ ہے

فی زمانہ پرانی باتوں پر جو نیا رنگ چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے اسکی قلعی کھولنے کے لئے یہ کتاب ایک زبردست آلہ اور الزامی جواب دینے کیلئے ایک مہلک حربہ ہے۔ تقطیع بڑی صفحات ۱۰۴۳ قیمت صرف مبلغ ۶ روپے علاوہ محصول آج ہی ایک کارڈ لکھکر منیجر ہمدم بک ایجنسی لکھنؤ سے منگائیے۔

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

روبکار باجلاس جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر۔ درجہ چہارم ترنتارن

مقدمہ دیوانی نمبر ۵۴۳ بابت ۱۹۲۶ء

صوبا سنگھ ولد سوداگر سنگھ قوم جٹ ساکن کوہالہ تحصیل ترنتارن۔ مدعی۔

بنام

گنگا سنگھ ولد جیت سنگھ قوم نامعلوم ساکن مذکورہ۔ مدعا علیہ

دعویٰ

دخلیابی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ گنگا سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام گنگا سنگھ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر گنگا سنگھ مذکور بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۹۲۶ء بمقام ترنتارن۔ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت — دستخط حاکم)

وصیتیں

نمبر ۲۶۶۶۔ میں مہدی حسن ولد احمد حسن قوم سید ساکن کشمیری دروازہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۵ جون ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمدنی ۶۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۵ جون ۱۹۲۶ء

مہدی حسن ولد احمد حسن سید بقلم خود۔

گواہ شد۔ غلام حسین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔

گواہ شد۔ انور خان احمدی بقلم خود

گواہ شد۔ انتظار حسن بقلم خود۔

نمبر ۲۶۶۸۔ میں اعجاز حسین ولد حکیم سرفراز حسین قوم شیخ عمر ۵۰ سال ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق یکم جون ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائداد موجودہ اس وقت حسب ذیل ہے۔

۲ دکان بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں قیمتی پانچ ہزار روپیہ۔ (۲) ایک زمین افتادہ برائے مکان بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں قیمتی آٹھ صد روپیہ (۳) ایک زمین افتادہ برائے مکان قادیان قیمتی تخمیناً روپیہ (۴) ایک زمین افتادہ برائے مکان قادیان قیمتی آٹھ صد روپیہ (۵) ایک مکان رہن قادیان میں تیرہ ہزار روپیہ میں ہے یعنی جائداد کل قیمتی بیس ہزار روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ ۶۰ روپیہ ماہوار پنشن ملتی ہے ۵ کا کرایہ لغہ روپیہ ماہوار آتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ فقط

اعجاز حسین احمدی دہلی بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو۔

گواہ شد۔ غلام حسین بقلم خود ہیڈ ڈرافٹسمین نئی دہلی۔

گواہ شد۔ عبد المجید احمدی بقلم خود۔ کلرک سنٹرل اکونٹس آفس نئی دہلی۔ ۱ ۶/۲۶

(اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے سب جج صدر شاہپور

دعویٰ دیوانی نمبر ۶۲

محمد ولد نورنگ بذاتہ و رفیق مسماۃ نور بھری نابالغہ دختر احمد یار قوم سگو سکنہ بمبول۔ چاندہ ولد ایشر داس وغیرہ سکنہ بمبول

بادعوےٰ دخلیابی اراضی ۱۷ مرلہ

بنام

شاماں ولد نورنگ قوم سگو سکنہ بمبول حال کیپاہی تحصیل بھکر ضلع میانوالی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ شاماں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام شاماں مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر شاماں مذکور تاریخ ۱۵/۱۰/۲۶ کو مقام صدر شاہپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۰/۹/۲۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت — دستخط حاکم)

علمی ادبی اور مذہبی قابل دید کتابیں

فیروز اللغات اردو اس میں رائج الوقت اردو کے پچاس ہزار الفاظ و محاورات ضرب المثل اور مقولوں کے دو لاکھ سے زیادہ معنی بتائے گئے ہیں۔ اور تقریباً وہ تمام عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ انگریزی۔ ترکی اور یونانی الفاظ جمع ہو چکے ہیں۔ جو اس وقت اردو تحریر و تقریر میں کام دے رہے ہیں۔ چنانچہ علم دوست اہل الرائے نے اس محنت کو زبان اردو میں ایک بیش بہا اضافہ قرار دیا۔ اور ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب نے اسے اپنے نام نامی پر ڈیڈیکیٹ کرنے کی عزت عطا فرمائی۔ اور محکمہ تعلیم کی طرف سے بالتصدر دیرہ کا انعام مرحمت ہوا۔ پنجاب و شمال مغربی سرحد کی ٹیکسٹ بک کمیٹیوں نے اسے تمام مدارس کی سکول لائبریریز کے لئے منظور فرمایا۔ اور بمبئی و مدراس کے مدارس میں بھی تقریباً یہی مقبول ہے۔

ہر ایک اردو دان سکول ماسٹر۔ طالب علم اور ان حکام و ماتحتین کے لئے جنہیں اردو میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کتاب کا خریدنا بیحد ضروری ہے۔ کتاب دو حصوں میں مکمل ہوئی ہے۔ جو دونوں مجلد ہیں۔ حجم ۲۲×۲۹/۸ بارہ سو صفحات (۱۲۰۰) قیمت دس روپے (۱۰ مع)

فیروز اللغات عربی اس میں سولہ ہزار سے زائد جدید و قدیم عربی کے کثیر الاستعمال الفاظ اور ان کے معانی سلیس اردو میں بیان ہوئے ہیں۔ حجم ۱۸×۲۲ کے ۶۰۴ صفحات۔ کاغذ چکنا۔ سفید۔ لکھائی چھپائی سب دیدہ زیب کتاب مجلد قیمت تین روپے (للعہ)

مخزن ادب آنریبل سر شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا کو علمی دنیا میں جو مقبولیت حاصل ہے۔ وہ کسی معرفی کی محتاج نہیں۔ چنانچہ ان کے وہ مضامین جو مخزن میں چھپتے رہتے تھے۔ یا ان کا سفرنامہ ترکی ایسی چیزیں ہیں۔ کہ تعلیمی دنیا نے انہیں سر آنکھوں پر اٹھا لیا۔ کہیں وہ سکول لائبریریز اور کہیں نصاب میں داخل ہیں۔ اور کہیں پرائیویٹ استعمال میں کار آمد۔ چنانچہ مختلف تقطیع کے نام سے تین حصے ساڑھے چار روپے قیمت کے اگر بازار میں مل رہے ہیں تو سفرنامہ تین روپیہ میں بھی ہاتھ آنا مشکل ہے۔

کارخانہ ہذا نے صاحب موصوف کی منظوری سے ان کے تمام مخزن والے اور سفرنامہ والے علمی و تاریخی مضامین کو خاص ترتیب دیکر ایک ہی جلد میں جمع کیا ہے۔ اس میں بعض ایسے مضامین بھی شامل ہیں جو پہلی مطبوعات میں موجود نہیں۔ اور ایسا ہی بعض وقتی مضامین جو خاص موقع پر زیب قرطاس ہوئے تھے۔ اور اب ملک کو ان کی ضرورت نہیں۔ اڑا بھی دئے گئے ہیں۔ غرضکہ آنریبل موصوف کے علمی مضامین کا ایک ایسا گلدستہ تیار ہو گیا ہے۔ کہ جب دیکھئے سدا بہار نظر آئیگا اور ہمیشہ ہی اپنی خوبی دکھائیگا۔ علاوہ ازیں شیخ صاحب کے ان ہم مذاق اہل قلم بزرگوں کے مضامین بھی ان کے آخر میں لے لئے گئے ہیں۔ جو ایڈیٹری مخزن کے زمانہ میں ان کے علمبردار تھے اور جن کی لاجواب تحریرات ادب کی جان سمجھی جاتی ہیں۔ آخری حصہ میں وہ بے عدیل نظمیں اور غزلیات وغیرہ ہیں جنہیں مخزن کی روح رواں کہنا چاہیئے۔ حجم ... صفحے تقطیع ۹/۶ کتاب مجلد قیمت تین روپے کوئی لائبریری اور علمی گھر اس شے سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ (عہ)

رموز قدرت یہ ایک انگریزی علمی و فلسفی ناول کا ترجمہ ہے۔ جسے راجہ محمد افضل خاں صاحب نے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ نام کو ناول ہے۔ لیکن درحقیقت سینکڑوں مسائل اور علمی نکات سائینس کا ایسا خلاصہ ہے کہ جس سے کوئی سکول لائبریری اور کوئی پرائیویٹ کتب خانہ خالی نہیں رہ سکتا۔ اہل فرنگ نے جس غرض کے لئے ناول کا شعبہ اختیار کیا ہے۔ وہ ایسے ہی ناولوں کے دیکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حجم ۶۰۰ صفحہ قیمت دو روپے (عگ)

معجزات نبوت حضرت سید العرب والعجم احمد مجتبےٰ محمد المصطفےٰ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ معجزات جنہوں نے اشد بد و غلیظ منکر لغول اور فاضل دلوں کے سر جھکا دئے۔ معجزات کا اثر اسلام کی ترقی اور معجزات کی ضرورت اور سب پر منصفانہ بحثیں اور ثبوت قیمت (۵/)

لیڈران ہند یعنی حالی۔ محسن الملک۔ سرسید احمد خاں۔ محمد علی۔ علامہ ابوالکلام آزاد۔ مہاتما گاندھی۔ تلک۔ دیانند سرسوتی۔ سر آغا خاں کے ... قیمت

... جلال الدین اکبر کی مختصر سوانح عمری اور اس کے فخر روزگار درباریوں کے حالات (۱۲ر)

تجرید بخاری عربی مع ترجمہ اردو مؤلفہ علامہ حسین بن مبارک زبیدی المتوفی سنہ ۹۰۰ھ صحیح بخاری میں امام بخاری علیہ الرحمۃ نے شہرت روایت ثابت کرنے کے لئے ہر مضمون کی کئی کئی حدیثیں دی ہیں اس دشواری کو سب سے پہلے علامہ حسین بن مبارک زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے نویں صدی ہجری میں محسوس کرکے صحیح بخاری کی ایسی تجرید تیار کی۔ اور ہر ایک مضمون کی ایک یا حدود ایسی متصل اور مستند حدیثوں کو لیا جو اس موضوع کے جملہ لوازم کو پورا کر سکیں۔ اور پھر اس کام کے لئے اور حدیث کی تلاش نہ رہے۔ اس طرح اس کتاب کی صرف کم و دو ہزار حدیثوں میں ساری صحیح بخاری آ گئی ہے۔ کتاب مذکور کے پہلے ایک مقدمہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر راویان تجرید کے مختصر حالات اور سوا دو ہزار حدیثوں کی نام بنام فہرست۔ پھر ایک کالم میں عربی اور بالمقابل سلیس اردو ترجمہ ہے۔ تقطیع ۲۲×۲۹/۸ حجم پورا گیارہ سو صفحہ کاغذ چکنا۔ سفید ولایتی۔ مجلد قیمت آٹھ روپے (عہ)

آئینۂ حج مصنفہ حاجی الحرمین الشریفین حضرت سید فضل محمود صاحب۔ بی۔ اے ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس پنجاب) اس نادر کتاب میں اس فریضۂ اسلام کی وہ تمام کلی و جزوی واقفیت جمع کی گئی ہے۔ جس کی ایک حاجی اور زائر کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ حج کے متعلق ہر قسم کے آداب اور دعائیں۔ بلکہ اس مہتم بالشان فریضہ کی تاریخ اور فلسفہ نہایت خوبی سے قلمبند ہوا ہے۔ ہر طرح کے اخراجات، کرایہ، محصول، خورد و نوش منازل سفر کے نام اور قیام، یہ تصنیف کار آمد معلومات کا گنجینہ ہے۔ تقطیع جیبی قیمت (عہ)

پیغمبر اسلام آنحضرت صلعم کی یہ مختصر سوانح عمری شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے حضرت مرزا جان جاناں صاحب شہید کی فرمایش پر ایسی جامع لکھی ہے کہ کوئی ضروری بات باقی نہیں رہ گئی۔ کارخانہ ہذا نے عربی سے سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا ہے۔ جس میں ولادت۔ رضاعت۔ اخلاق و آداب، نبوت، ہجرت، معجزات، وفات، لباس، ازدواج مطہرات، غلام، کنیزیں، مویشی، سواری کے جانور۔ غرضکہ تمام ضروری معاملات کے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے۔ قیمت (۱۲ر)

امہات المومنین اسمیں رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حرم محترم کے نام بنام صحیح حالات کے علاوہ تعدد ازدواج پر محققانہ اور منصفانہ بحثیں اور یورپین عالموں کے خیالات کے اقتباسات درج ہیں۔ قیمت (عہ)

خانہ آبادی سر کانن ڈائل کے مشہور ناول کا اردو ترجمہ راجہ محمد افضل خاں صاحب کے قلم سے مجلد (عگ)

دیوان کلیات نعتیہ سرور یہ وہی سرور لاہوری ہیں جن کی دلی آرزو روضۂ اقدس صلعم کے سامنے جان دینے کی تھی۔ اور جو ہو بہو پوری ہو گئی اس کلیات میں وہ حضوری غزلیات بھی شامل ہیں۔ جو آنحضرت صلعم کے روضۂ اطہر کے سامنے لکھی گئی تھیں۔ حجم ۳۵۰ صفحات۔ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت (۱۲ر)

دیوان فیضی فیاضی ملک الشعراء دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جس کے ایک ایک شعر پر کئی کئی دن وجد رہے۔ تصوف و معارف کا ایک دریا ہے کہ امڈا چلا آ رہا ہے۔ بزبان فارسی قیمت (عہ)

خصائل و شمائل نبوی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور وہ اخلاق و آداب جنہوں نے سراپا وحشت انسانوں کو آپ کا حلقہ بگوش بنا دیا تھا۔ انسان کے کیرکٹر کا معراج کمال اور حسن خلق کا نمونہ اس سے بہتر تو کیا اس سے کمتر بھی دنیا میں بمشکل ہی نظر آئیگا۔ قیمت (۵ر)

رقعات عالمگیری اردو یعنی ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہ ہندوستان کے فارسی خطوط کا سلیس اردو ترجمہ۔ جس کا ایک ایک نقطہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ قیمت (۸ر)

اورنگ زیب عالمگیر محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہ ہندوستان کے مختصر دلچسپ اور قابل دید حالات زندگی۔ قیمت (۱۲ر)

گلدستہ حکایات دلچسپ و نتیجہ خیز حکایات (۱۲ر)

ملنے کا پتہ:۔ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز گورنمنٹ پرنٹرز پبلشرز اینڈ بک سیلرز لاہور

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر کتاب کا الگ ہوگا۔

ہندوستان کی خبریں

محکمہ سرکاری اطلاعات کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اخبار لائٹ کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر کے خلاف اس کے ۱۶ اگست کی اشاعت کی بنا پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلانے کی منظوری دیدی ہے۔ اخبار لائٹ غیر مبایع اصحاب کا انگریزی اخبار ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولوی یعقوب خاں صاحب بی۔ اے پرنٹر شیخ معراج دین صاحب اور پبلشر چوہدری رحمت خانصاحب ہیں ؛

لاہور ۷ ستمبر آج مسٹر ٹیپ سشن جج لاہور نے فسادات لاہور کے متعلق تین مقدمات قتل کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ چھ مسلمانوں کو آٹھ آٹھ سال قید کی سزا دی ؛

پشاور۔ ۴ ستمبر۔ پشاور کے ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کا ایک مشترکہ جلسہ آج یکشنبہ کو ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کے نمائندوں کا یہ جلسہ راجپال مدیر اور ناشر "ورتمان" وغیرہ کی کتابوں اور ان کے خلاف اظہار نفرت وحقارت کرتا ہے۔

یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ دفعہ ۱۵۳ الف میں جو سزا رکھی گئی ہے۔ وہ کم ہے۔ اور حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس نفرت انگیز جرم کے لئے سخت ترین سزا دے ؛

ناگپور ۷ ستمبر۔ حکومت صوبہ متوسط نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ ۴ ستمبر کو جو فرقہ دار فساد شہر ناگپور میں رونما ہوا تھا۔ اس کے واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ایک مسلمان شہید کی یادگار میں ایک مختصر جلوس نکالا۔ جو ۱۹۲۴ء کے فرقہ دار فساد کے دوران میں ہلاک ہوا تھا۔ اس جلوس کا تصادم چند ہندوؤں کے ساتھ ہو گیا۔ ۵ ستمبر کو ۹ بجے صبح تک میو ہسپتال میں ۴۳ مسلمان اور ۱۱ ہندو داخل ہوئے۔ ایک ہندو ہسپتال میں ہلاک ہو گیا۔ ایک مسلمان نے اس محلہ میں جہاں زیادہ آتش زدگیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہندو ہجوم پر گولی چلا دی۔ جس کی وجہ سے تین ہندو ہلاک اور چند زخمی ہوئے۔ تین مسلمان گرفتار کئے گئے۔ شام کو بھی ایک سخت واقعہ رونما ہوا۔ اور ایک مسلمان جو ایک مسجد میں سے ہندوؤں پر گولی چلا رہا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا۔ چار ہندو بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ جو ایک مسلمان کے مکان میں آگ لگا رہے تھے۔ آج صبح دس بجے تک کل ۲۲ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ہسپتال میں سو سے زیادہ زخمی پہونچے۔ ناگپور ۷ ستمبر۔ آج صبح ہزاکسلنسی گورنر یہاں تشریف لائے اور پولیس کے انتظامات کی نگرانی کرتے رہے ؛

بھوپال۔ ۷ ستمبر۔ ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال نے ریاست کی مجلس وضع آئین وقوانین کے افتتاح کے موقعہ پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس کے دوران میں آپ نے بتایا کہ ریاستی رعایا کی فلاح وبہبود کے لئے میرے پیش نظر متعدد تجاویز ہیں۔ میری حکومت کی حکمت عملی یہ ہے کہ ریاست کے قابل اور تجربہ کار نوجوانوں کو ملازمتیں دی جائیں۔ ہز ہائی نس نے اس امر پر اظہار مسرت کیا۔ کہ ریاست میں فرقہ دار کشیدگی مطلقاً نہیں پائی جاتی۔

دیوبند۔ ۷ ستمبر۔ پانچ روز سے دارالعلوم میں مکمل اور پرامن ہڑتال ہے۔ دیوبند کے نیک مسلمانوں نے طلبار کے تین روز چنے پھانکنے کے بعد طلبہ دارالعلوم کو دعوت طعام دی۔ قوم کے فیاض اور مخیر اصحاب سے التماس ہے کہ طلبار کی امداد کریں۔ رہنمایان ملت کو چاہیئے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے دیوبند تشریف لائیں اس لئے کہ حالات اب نہایت نازک ہو چکے ہیں ؛

مولوی محمد علی مونگھیری ۹ ربیع الاول بروز سہ شنبہ فوت ہو گئے ؛

دہلی۔ ۹ ستمبر۔ مدرسہ فتحپوری کے طلبار کی ہڑتال تا ہنوز جاری ہے۔ جس کو آج تقریباً دس یوم کا عرصہ گذر چکا ہے۔

لاہور۔ ۸ ستمبر۔ حکومت ہند نے منظور کر لیا ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے قلعہ سیف اللہ سے لیکر فورٹ سنڈیمن تک ۲½ فٹ گاج کی لائن تعمیر کرے۔

امرت سر میں آل انڈیا اودنش بالمیک کانفرنس ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوگی۔ ڈاکٹر مونجے کانفرنس کی صدارت کریں گے ؛

مدراس ۴ ستمبر۔ آئندہ کانگریس کی صدارت کے لئے صوبہ کی کانگریس کمیٹیوں کی غالب اکثریت نے ڈاکٹر انصاری کا نام پیش کیا۔ صدر ونائب صدر مجلس استقبالیہ کانگریس نے ڈاکٹر انصاری کو برقی پیغامات کے ذریعہ سے مطلع کیا ہے کہ وہ باتفاق آراء آئندہ کانگریس کے صدر منتخب کر لئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لاہور نے حکم صادر فرمایا ہے کہ تجارت اور کاروبار کے اشتہارات کے اعلانات کے سوا کوئی اور اشتہار یا اعلان ضلع لاہور کے حدود میں چھاپے اور شائع نہ کئے جائیں۔ یہ حکم دو ماہ تک نافذ العمل رہے گا ؛

کلکتہ ۵ ستمبر آج ہوڑہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ نے مسٹر اے ایچ واٹسن ایڈیٹر "سٹیٹسمین" کو بری کر دیا۔ یہ دعویٰ اخبار مذکور کے ایک مضمون کی بنا پر دائر کیا گیا تھا۔ جو ہندوستانی بیواؤں کے متعلق تھا۔ مجسٹریٹ نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ جن الفاظ کی شکایت کی گئی ہے۔ انہیں کسی خاص شخصیت کے خلاف جس کی تعیین ہو سکے نہیں پڑتی۔ مضمون مذکور ہندوستانی بیواؤں کے متعلق لکھا گیا ہے اس میں کوئی خاص اشخاص مراد نہیں ؛

رگھبیر سنگھ سیکرٹری سری گورو کلغی دھر سیوک جتھا شہید گنج نولکھا لاہور نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ فسادات اور بدامنی کی ذمہ داری رہنماؤں پر عائد ہوتی ہے۔ جو توہین آمیز مذہبی تحریرات کے انسداد کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ اس اشتہار میں ہندو رہنماؤں سے سخت شکایت کی گئی ہے۔ کیونکہ چند ہندوؤں نے سکھوں کی سخت دلآزاری کی ہے۔ پنڈت رونق رام نے گورو ارجن دیو اور بھائی پرمانند نے بندہ بہادر کی توہین کی۔ اور نانک چند نے گورو گرنتھ صاحب کو جلا دیا۔ جس کی وجہ سے سکھوں میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے ؛

ضلع رائے پور میں دو آدمیوں نے ایک عورت کو ڈائن سمجھ کر مار ڈالا۔ ایک قاتل نے خودکشی کر لی۔ دوسرے پر مقدمہ چلایا گیا۔ گواہوں میں ایک دس برس کا بچہ بھی ہے۔ اسیسروں نے ملزم کو بے قصور قرار دیا۔ جج نے فیصلہ محفوظ رکھا ؛

شملہ۔ ۵ ستمبر۔ آج لیجس لیٹو اسمبلی میں مذاہب کے خلاف توہین آمیز مضامین کی اشاعت کو مورد تعزیر قرار دینے کے لئے ایک مسودہ قانون پیش ہوا۔ جس پر چار گھنٹہ بحث ہوتی رہی۔ مسٹر کیرد نے مسودہ پیش کیا۔ اور کہا کہ اسے ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے۔ آپ نے واضح کر دیا۔ کہ قانون کا مقصد مذہب کی عمداً توہین اور مذہبی جذبات کو ارادتاً مجروح کرنے کو مورد تعزیر قرار دینا ہے۔ تقریر وتحریر کی آزادی پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔ پنڈت مالویہ۔ مسٹر سری نواس آئینگر۔ لالہ لاجپت رائے مسٹر جناح اور دیگر سرکردگان جماعت نے اس اصول کی تائید کی۔ اور حکومت کو اس امر پر مبارکباد دی کہ اس نے قوم کی آواز پر لبیک کہا۔ مولوی محمد یعقوب اور دو یا تین مقررین نے کہا۔ کہ یہ قانون نہایت وسیع ہے۔ میاں محمد شاہ نواز نے فرمایا۔ کہ "مذہبی جذبات" کے متعلق جو فقرہ موجود ہے۔ اسے منسوخ کر دیا جائے۔ ڈاکٹر گوڑ نے قانونی نقطہ نظر سے مسودہ قانون پر بحث کی۔ مسٹر جیاکار نے کہا۔ کہ مذہبی جنون کو ملک اور حکومت کے لئے ایک خدشہ بنانے سے روکنے کے لئے قانون ضرور منظور کرنا چاہیئے۔ مسٹر بیلر دنے کوشش کی۔ کہ قانون کو استصواب عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔ لیکن ان کی تحریک نامنظور ہو گئی۔ چنانچہ مجلس منتخبہ کی تحریک منظور ہو گئی۔ اور مجلس منتخبہ کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر رپورٹ پیش کر دے ؛

شملہ ۷ ستمبر۔ آج شام اتحاد کانفرنس کا اجلاس ہوا جس میں تقریباً تمام صوبوں کے ڈیڑھ سو لیڈروں نے شرکت کی۔ لالہ لاجپت رائے نے یہ تجویز پیش کی کہ مسٹر محمد علی جینا کی صدارت میں ہندو مسلمان اور سکھ لیڈروں کی ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ جو یہ فیصلہ کرے کہ کانفرنس کے سامنے کیا امور پیش ہونے چاہئیں۔ یہ تجویز متفقہ طور پر منظور ہو گئی۔ مندرجہ ذیل اصحاب اس کمیٹی کے رکن قرار پائے۔ جو روزانہ اپنا جلسہ کر کے کانفرنس میں پیش کرنے کیلئے ایجنڈا مرتب کریں گے۔ مسٹر محمد علی جینا (صدر) مسٹر

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ — پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کا انکار کروگے ؛

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ — حُوْرٌ وہ عورتیں جن کا سفید رنگ بہت صاف ہو

مَقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ۔ وہ پردوں میں ہونگی۔ یعنے ایسے زمانہ میں وہ پردہ کریں گی۔ جبکہ پردے کا رواج مٹا ہوا ہوگا۔ اس وجہ سے خصوصیت سے پردہ کا ذکر کیا ہے ؛

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ — پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کا انکار کروگے۔

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ — ان کو کسی انسان اور جان نے چھوا نہیں ہوگا۔ یعنی وہ اعلیٰ درجہ کی عفت رکھنے والی ہونگی ؛

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ — پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کا انکار کروگے

مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ — تکیہ لگائے ہوئے سبز قالینوں پر۔ اور اعلیٰ درجہ کے فرشوں پر۔ یعنی تمام دنیوی نعمتیں خواہ وہ ظاہری ہوں یا روحانی مسلمانوں کو ملیں گی ؛

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ — پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کا انکار کروگے۔

تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ — تیرا رب جو جلال اور عزت والا ہے۔ اس کا نام بابرکت ہے ہر قسم کی بڑائی اور عزت اسی کی طرف منسوب ہو سکتی ہے ؛

سورۃ الواقعہ۔ رکوع اوّل

۳۰ جون سنہ ۲۷ء

[illegible] حقیقت پہلی سورۃ کا تتمہ ہے۔ اور اس میں پہلی سورۃ [illegible] ہے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ آخری زمانہ میں [illegible] سے انکار کر دیں گے۔ اور مشرق و مغرب میں جنگ ہوگی۔ اس وقت ایک عظیم الشان واقعہ وقوع میں آئے گا۔ جس کو دنیا کی کوئی تدبیر نہیں روک سکے گی۔ اس واقعہ میں بہت سے ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے کئے جائیں گے۔ اور بہت سے اعلیٰ طبقہ کے لوگ ذلیل ہو جائیں گے۔ بڑے بڑے دانا اور مدبر تدبیریں کریں گے۔ مگر ان کی تمام تدابیر اُن کے اُلٹ پڑینگی اور بڑے بڑے داناؤں اور عقلمندوں کی عقلیں ماری جائیں گی۔ جو تدبیر کریں گے اُلٹی پڑے گی۔ اس وقت تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ نہایت اعلیٰ درجہ کے متقی لوگوں کا ہوگا۔ اور دوسرا گروہ متوسط درجہ کا ہوگا۔ اور تیسرے گروہ کی حالت بہت گری ہوئی ہوگی ؛

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ — جس دن کہ وہ واقعہ جو ہونے والا ہے۔ واقعہ ہوگا۔ جب خدا اپنی قدرت نمائی کرے گا۔ تو اُس کے وقوع کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی۔ یعنی جب وہ عظیم الشان واقعہ وقوع پذیر ہوگا جس کو دنیا کی کوئی چیز ہٹا نہیں سکے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کرے گا۔ اور اپنے احسانات کا جواب طلب کرے گا۔ اس وقت کئی چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ وہ لوگ جنہیں ادنیٰ خیال کیا جاتا ہے گا۔ وہ ترقی حاصل کرکے معزز ہو جائیں گے۔ اور بہت لوگ جو معزز شمار ہوتے ہونگے وہ ذلیل ہو جائیں گے ؛

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بتایا گیا۔ کہ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ یہ اس لئے آپ کو بتایا گیا۔ کہ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ کے پورا ہونے کا وقت تھا۔ اس میں ہماری جماعت کے متعلق بھی پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی۔ مگر بڑا واقعہ جو اس وقت تازہ بتازہ ہے وہ حکومت روس کا واقعہ ہے۔ اس میں شاہی خاندان پر ایسی تباہی اور ذلت آئی۔ کہ اور کسی شاہی خاندان پر اس زمانہ میں نہیں آئی۔ وہ لوگ جو شاہی خاندان کے تھے۔ کچھ تو ان میں سے قتل کئے گئے۔ اور کچھ قید خانوں میں ڈال دیئے گئے۔ کچھ جلاوطن ہو گئے۔ گویا وہ لوگ جو شاہی محلات میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کی تو یہ حالت ہوئی۔ لیکن جو چھت کے نیچے سونا بھی نہیں جانتے تھے۔ وہ محلوں میں رہنے لگے ؛

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ — جب زمین خوب ہلا دی جائے گی اس وقت بڑے بڑے آدمی جو ملک کے مدبر اور سمجھدار کہلاتے ہونگے نکال دیئے جائیں گے۔ اور منتشر کر دیئے جائینگے۔ یہ پیشگوئی اس زمانہ میں یورپ کی جنگ میں پوری ہوئی۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ اور ملکوں کے والی اپنے ملکوں سے نکال دیئے گئے۔ چنانچہ شاہ جرمن اور دیگر ریاستوں کے والی اپنے ملک سے علیحدہ کئے گئے۔ اور روس کے شاہی خاندان کو بالکل ہی تباہ کر دیا گیا۔ چنانچہ پچھلے دنوں شاہ روس کی رشتہ کی بہن انگلستان میں مری۔ جو کئی دن تنگ بھوکی پڑی رہی۔ اور اسے پانی تک پوچھنے

والا کوئی نہ تھا۔ پھر تین دن تک اس کے مرنے کا کسی کو پتہ نہیں لگا۔ یہ اس عورت کا حال ہوا جو زبردست شاہی خاندان کی ممبر تھی۔ اور جس کی خدمت میں ہزاروں خدمت گذار ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ اسی طرح اور کئی اُمراء کا حال ہوا۔ ایک دفعہ جرمن میں ایک ہوٹل والے نے اعلان کیا۔ کہ اسے برتن صاف کرنے والی عورت کی ضرورت ہے۔ اس پر جن عورتوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا۔ ان میں سے ایک شاہی خاندان کی عورت بھی تھی +

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ۝

وہ پہاڑ پراگندہ ہو جائیں گے۔ یعنی وہ لوگ جو ملک کے بڑے بڑے دانا اور مدبر ہونگے وہ ھَبَاءً ہو جائیں گے۔ وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں سیاست کی کنجی ہوگی۔ اور حکومت کی باگیں ہونگی۔ وہ سراسیمہ اور پراگندہ پھر رہے ہونگے +

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝

اُس وقت تم تین گروہ ہو گے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝

ایک گروہ دائیں طرف والا ہوگا۔ تمہیں کیا معلوم۔ کہ دائیں طرف والے کون لوگ ہیں +

وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝

اور ایک وہ لوگ ہونگے جو بائیں طرف والے ہونگے۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ بائیں طرف والے کون لوگ ہیں +

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

اور ایک وہ گروہ ہوگا۔ جو سبقت لے جانے والا ہوگا۔ وہ سب سے آگے نکل جائے گا۔ یہی گروہ مقربین کا گروہ ہے۔ یعنی کچھ لوگ ابتدا میں ایمان لانے والے ہونگے۔ وہ آگے نکل جائیں گے۔ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے خاص مقرب ہیں +

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

جو نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے +

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝

ایک اولین کی جماعت ہوگی۔ اور کچھ لوگ پیچھے آنے والوں میں سے ہوں گے +

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝

وہ ایسی چارپائیوں پر ہونگے جو دُہری بُنی ہوئی ہوں گی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ استقلال سے کام کریں گے +

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝

وہ ان چارپائیوں پر تکیہ لگائے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی اُن میں باہمی محبت کے تعلقات ہوں گے +

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝

اُن کے گرد اپنے بچے پھریں گے۔ جو ہمیشہ رکھے جائیں گے۔ یہ وہی بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں۔ وہ والدین کے پاس ان کی خوشی کے لئے رکھے جائیں گے۔ خود ان بچوں کے کوئی اعمال نہیں ہوں گے جو جنت میں لے جانے کے قابل ہوں +

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝

بچے ان کے گرد آبخورے اور آفتابے اور پیالے لئے پھریں گے۔ جو صاف شفاف پانی سے بھرے ہوئے ہوں گے +

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝

وہ سرور اور لذت میں ہونگے ایسی پینے کی چیزیں ملیں گی۔ جن سے نہ ان کو سر درد ہوگی۔ جیسے دنیا کی شراب سے ہوتی ہے۔ اور نہ ان کی عقلوں کو نقصان پہنچے گا۔ ان کی عقلیں نہیں ماری جائینگی +

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

اور ایسے میوے ملیں گے جن کو وہ پسند کرینگے اور گوشت پرندوں کے جن کی وہ خواہش کریں گے +

میرے نزدیک یہاں پسند سے یہ مراد نہیں کہ جنتی وہاں پسند کریں گے بلکہ یہ مُراد ہے کہ اپنی طبائع کے لحاظ سے انسان مختلف کام زیادہ کرنے لگ جاتا ہے۔ سو اس قسم کے میوے انہیں ملیں گے۔ جن کی ویسی ہی لذت ہوگی۔ جیسی انہیں پسندیدہ کاموں کے کرنے میں آتی ہے +

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝

اور ایسی عورتیں ہونگی۔ جن کی آنکھیں بڑی بڑی ہونگی۔ ان کی سیاہی نہایت روشن ہوگی۔ اور اور سفیدی بھی خوب تیز سفیدی ہوگی۔ ایسے موتیوں کی مانند جو پوشیدہ محفوظ رکھے جاتے ہیں یعنی نہایت عصمت اور حیا والی ہونگی +

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ سب کچھ ان کے اعمال کی جزا ہوگی +

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝

اس میں وہ نہ کوئی لغو بات اور نہ کوئی گناہ کی بات سُنیں گے۔ سوائے اس کے کہ چاروں طرف سے سلامتی ہی سلامتی کی آواز آئے گی۔ یعنی یہ لوگ چونکہ سابقون ہوں گے اس لئے چاروں طرف سے لوگ اُن کے استقبال کے لئے دوڑے آئیں گے اور سَلٰمًا سَلٰمًا کہیں گے +

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝

جو ادنیٰ طبقہ کے لوگ ہیں اُن کے متعلق تمہیں کیا علم ہے +

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝

وہ ایسی بیریوں کے پاس ہوں گے جن پر کانٹے نہ ہونگے۔ عربوں میں رواج تھا کہ وہ پختہ عہد بیریوں کے نیچے کیا کرتے تھے +

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ

اور کیلے تہ بتہ۔ اور لمبے سائے ہونگے اور بہتے ہوئے پانی ہوں گے۔ اور بہت سے میوے ہونگے جو نہ ختم ہوں گے۔ اور نہ ان سے روکا جائے گا۔ یہ تمام ان کے اعمال کی جزا ہونگے اور ان کے مصائب کے بدلے یہ انعامات دیئے جائیں گے۔ یہی نیک اعمال جو دنیا میں مومن کرتے ہیں وہ پھلوں کی شکل میں سامنے آئیں گے۔ انہوں نے دنیا میں مصائب برداشت کئے۔ اور ان پر صبر کیا۔ وہ صبر کیلے کی شکل میں سامنے آئیگا اور دنیا میں ان کو سب نے چھوڑا۔ اس کے عوض اللہ تعالیٰ انہیں لمبے سائے دیگا۔ دنیا میں ان کو پانی سے روکا گیا تھا۔ آخرت میں ان کے لئے پانی کے چشمے ہوں گے یہ کوششیں کرتے تھے۔ اور لوگ ان کی کوششوں کو مٹا دیتے تھے۔ بار آور نہیں ہونے دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انکو وہاں میوے دیگا۔ ان کا کوئی کام بے ثمر نہیں رہے گا۔ اور ایسے پھل ملیں گے جو غیر مقطوع ہونگے کبھی ختم نہیں ہوں گے ✣

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۭ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۗءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۭ

اور اعلیٰ درجہ کی بیویاں ان کو ملینگی۔ ہم نے ان کو نئی پیدائش دی ہوئی ہو گی۔ باکرہ۔ ہم عمر اور ہمیشہ جوان رہیں گی۔ یہ نعمتیں اصحاب یمین کے لئے ہونگی ✣

سورۃ الواقعہ رکوع دوم

۲ر جولائی ۱۹۲۶ء

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۭ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مسیح موعود علیہ السلام تک کثیر جماعت ہوگی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی کثیر جماعت ہوگی ✣

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ

اور کچھ اصحاب شمال ہیں۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ ان لوگوں کا کیسا برا حال ہوگا ✣

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۙ

وہ ایسی گرم ہوائیں ہونگے۔ جو مسام کے اندر گھسنے والی ہو گی۔ اللہ کی طرف سے ایسی ہوائیں چلینگی۔ جو ان کے جسم کو جھلس دینگی۔ اور جسم کے اندر گھس جائینگی ✣ ظاہری سموم بھی چلا کرتی ہے۔ یہاں یہ سموم مراد نہیں۔ یہ تو عرب میں بھی چلا کرتی ہے اور افریقہ کے ریگستانوں میں بھی چلتی ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی ملک میں پیدا کیا جہاں لو نہیں چلتی۔ اور بعض دفعہ تو اس قدر لو چلتی ہے کہ وہ ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ اس سموم سے مراد وہی سموم ہو سکتی ہے۔ جو روحانیت کو برباد کرتی ہے۔ ورنہ اگر ظاہری سموم مراد ہوتی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں کیوں پیدا کیا جاتا۔ جہاں ایسی ہوا چلتی ہے۔ پس یہاں سموم سے مراد وہ ہوائیں ہیں جو روحانی طور پر انسانوں کے اندر باہر کو جلا دیتی ہیں۔ ہاں اگلے جہاں میں بھی یہ باتیں ہونگی۔ مگر اور رنگ میں۔ جیسے رؤیا میں کوئی شخص آگ کو دیکھتا ہے۔ اب کیا وہ ظاہری آگ کی طرح ہوتی ہے حالانکہ رؤیا میں کیفیات وغیرہ سب آگ کی طرح نظر آتی ہیں۔ اسی طرح اگلے جہاں میں بھی سموم ہو گی ✣

سموم تو باہر سے اجسام کو جھلسے گی۔ اور اندر گرم پانی سے گا۔ جو اندر کو جھلسے گا ✣

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ

اور سایہ ہو گا۔ مگر وہ سایہ آرام دہ نہ ہو بلکہ یحموم کا ہو گا ✣

يَحْمُوْمٍ۔ دخان اسود کو کہتے ہیں۔ کوئلوں کا دھواں جو زیادہ سیاہ ہوتا ہے۔ پس باہر بھی لو ہو گی جو مسامات کے اندر گھسنی جائے گی۔ اور اندر گرم پانی ہو گا۔ پھر نیچے بھی آگ بھڑک رہی ہو گی ✣

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ

دنیا کی آگیں ایک وقت کے بعد ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ مگر وہ آگ ایسی ہو گی۔ جو کبھی ٹھنڈی نہیں ہو گی۔ پھر دنیا کی آگ کئی فائدے بھی پہنچاتی ہے۔ مثلاً اس کے ذریعہ کھانے پکتے ہیں۔ سردیوں میں گرمی پہنچاتی ہے۔ مگر وہ آگ بھلائی کے لئے نہیں ہو گی۔ اس سے آرام نہیں پہنچے گا ✣

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ښ

اس سے پہلے وہ بڑے آرام میں تھے۔ اور اس پر فخر کیا کرتے تھے ✣

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَي الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ښ

وہ بہت بڑے نقض عہد پر اصرار کیا کرتے تھے ✣

حِنْث۔ نقض عہد کو کہتے ہیں۔

یہ وہی عہد ہے جو قَالُوْا بَلٰی والا ہے۔ یعنی وہ عہد جو فطرت انسانی میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کہ تم نے میری آواز کی طرف توجہ کرنا۔ اور احکام پر چلنا۔ وہ عہد جو انکی خلقت میں ہی رکھا گیا تھا۔ اس کے نقض پر اصرار کرتے تھے۔ یعنی بجائے اس کے کہ وہ تسلیم کرتے۔ کہ خدا پیدا کرنے والا۔ اور اس کے حضور ہمیں جواب دہ ہونا پڑیگا اور اس کے ساتھ ہمارا معاملہ پڑے گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی باتوں سے انکار کیا۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ڏ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ

وہ اصرار سے کہتے تھے۔ کیسی نادانی کی باتیں ہم سے کرتے ہیں کیا جب ہم مرکر مٹی ہو جائینگے۔ تو پھر اٹھائے جائینگے۔ کیا ہمارے باپ دادوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا ✣

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ڏ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ

فرمایا۔ ان سے کہہ دو جس بات پر تمہیں تعجب ہے۔ وہ تعجب کی بات

نہیں۔ تم نے اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کہہ کر اپنی طرف سے بڑی دلیل پیش کی ہے تم یہ کہتے ہو۔ کہ اگر مرنے کے بعد پھر اُٹھایا جائے گا۔ تو ہمارے باپ دادا کیوں زندہ نہیں کئے گئے۔ لیکن ہم یہ تو نہیں کہتے۔ کہ اسی دنیا میں دوبارہ اُٹھایا جائیگا ہمنے تو یہ بتایا ہے کہ دوبارہ زندہ ہونے کے لئے ہمارے ہاں ایک وقت مقرر ہے اور اس وقت مقررہ تک ہم سب کو جمع کر رہے ہیں۔ اس وقت اگلے پچھلے سب اُٹھینگے ؛

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ

پھر تم گمراہو جھٹلانے والے لوگو۔ تم زقوم کے درخت کھاؤ گے ؛

زَقُّوْمٍ۔ تھوہر۔ جو سانپ کی شکل کا سا ہوتا ہے۔ پُرانے زمانہ میں بلسٹر کی جگہ استعمال ہوتا تھا۔ فرمایا جس طرح تم اس دُنیا میں مسلمانوں کے دلوں پر زخم لگاتے تھے۔ اسی طرح ہم تمہارے دلوں پر زخم لگائیں گے۔ جیسا کہ آجکل آریہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے گالیاں دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے دلوں کو دُکھائیں۔ گالی کا کیا جواب ہوسکتا ہے۔ کوئی دلیل ہو۔ تو جواب دیں۔ گالیوں کا کیا جواب دیں۔ دُنیا میں دلائل کا جواب تو انسان دے سکتا ہے۔ مگر گالیوں اور ہنسی مخول کا کیا جواب ہوسکتا ہے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس طرح تم نے مسلمانوں کے دِلوں کو گالیاں دے دے کر دکھایا تھا۔ اسی طرح تمہارے دلوں کو زخمی کیا جائے گا ؛

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ

جس طرح تم نے دُنیا میں گالیاں دے دے کر اپنا پیٹ بھرا تھا۔ اب تمہارے دلوں کو ہم تھوہر سے بھریں گے ؛

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۗ

اس پر گرم پانی پیو۔ اور ہیم کی طرح پانی پیوگے

بلسٹر لگانے کے بعد ٹھنڈی چیز زخم پر لگائی جاتی ہے۔ مثلاً مکھن وغیرہ۔ کیونکہ گرم چیز لگنے سے زخم بڑھتا۔ اور تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم کو گرم پانی پلایا جائے گا۔ تاکہ تمہاری تکلیف بڑھے۔ اور تم ان اُونٹوں کی طرح پانی پیوگے جو کبھی سیر نہیں ہوتے۔

گرمی سے زخم اور بھی بڑھتا ہے۔ فرمایا۔ ان زخموں پر پھر گرم پانی ڈالا جائے گا۔ جس طرح تم دُنیا میں دُہریں لگایا کرتے تھے مسلمانوں کے دلوں پر زخم پر زخم لگایا کرتے تھے۔ اسی طرح اب یہاں دُہریں لگیں گی ؛

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۗ

دُنیا میں تم ہمارے نبیوں کی خاطر گالیوں سے کیا کرتے تھے۔ آخرت میں ہم تمہاری خاطر اس طرح کریں گے ؛

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۗ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝

ہم نے تم کو پیدا کیا تھا۔ کیا تم نے کبھی اس حالت پر غور کیا ہے جس سے تم پیدا ہوئے

کیا تم سمجھتے ہو کہ تم نطفہ ڈال کر بچے پیدا کرتے ہو۔ تمہاری طاقت میں بچہ کا پیدا کرنا کہاں ہے ؛

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۙ

کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے تمہارے درمیان قانون کے طور پر موت کو مقدر کیا ہے۔ اور ہم کو اُس سے کوئی نہیں روک سکتا۔

فرمایا۔ تمہاری فطرت کے اندر موت پیدا کی گئی ہے۔ یہاں قَدَّرْنَا لَكُمْ نہیں فرمایا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا۔ کہ باہر سے موت پیدا کی۔ بلکہ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمْ فرمایا۔ کہ تمہارے اندر سے ہی موت پیدا کی۔ جو چیز باہر سے آتی ہے۔ اُسے تو کوئی روک بھی سکتا ہے مگر جو چیز فطرت میں داخل ہو اُسے کون روک سکتا ہے۔ پس جب موت فطرت میں ہے تو تم نے بہرحال مرنا ہے۔ پھر کس بات پر اکڑتے ہو ؛

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

فرمایا یہ ہمارے اختیار میں ہے کہ تمہیں بدل کر تم جیسے اور پیدا کرلیں۔ اور تم کو ایسی حالت میں کر دیں۔ جسے تم نہیں جانتے۔ یعنی تم کو ایسا ذلیل کر دیں۔ کہ تمہارے ذہن میں بھی اس کا نقشہ نہیں آسکتا ؛

اس وقت کفار کے واہمہ میں بھی یہ نہیں آسکتا تھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر بادشاہ ہو جائیں گے۔ اور وہ ذلیل حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جسے انہوں نے گھر سے بھی نکال دیا تھا۔ پیش ہونگے۔ اور آپؐ کی حکومت کے ماتحت ہونگے۔ کفار پر اس کا ایسا اثر تھا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح ہوئی۔ تو بعض اُن میں سے مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پھر اس طرح ہُوا کہ جب وہ جہاز میں سوار ہوئے۔ تو ایسی ہَوا چلی کہ پھر پھرا کر وہ اسی ساحل پر واپس آگئے۔ اتنے عرصہ میں ادھر ان کے رشتہ دار انکو لینے کیلئے پہلے پہنچ گئے تھے۔ جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے ؛

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور تم پہلی پیدائش کو جانتے ہو۔ پھر کیوں نہیں نصیحت حاصل کرتے ؛

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۗ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝

کیا تم نے دیکھا جو تم بوتے ہو کیا تم کھیتی اگاتے ہو۔ کہ ہم اُگاتے ہیں۔ دانہ ہم نے بنایا۔ زمین ہم نے بنائی۔ پانی ہم نے بنایا۔ پس ہم ہی اسے اُگاتے ہیں۔ تم انصاف سے کہہ سکتے ہو۔ کہ تم دانہ اُگاتے ہو۔ دانہ تو ہم زمین میں اُگاتے ہیں ؛

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۙ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝

اگر ہم چاہیں تو اسے کوڑا کرکٹ کر دیں